جسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

تار کا پتہ:- الفضل قادیان

آنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ط عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللّٰہ اکبر — غلام احمد قادیانی

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

شرح چندہ پیشگی

سالانہ ...
ششماہی ...
سہ ماہی ...

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ...

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام مینیجر روزنامہ الفضل ہو

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۴	مورخہ ۱۲ رجب ۱۳۵۵ھ	یوم سہ شنبہ	مطابق ۲۹ ستمبر ۱۹۳۶ء	نمبر ۷۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۸ ستمبر۔ آج ۷ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ اب حرارت نہیں ہوتی۔ لیکن کھانسی اور گلے کے درد کی شکایت باقی ہے۔

صاحبزادہ طاہر احمد سلمہ اللہ تعالےٰ کا بخار اتر گیا ہے۔ الحمد للہ

خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ایک ضروری کام کے سلسلہ میں شملہ تشریف لے گئے ہیں۔

میر مہدی حسین صاحب چند روز سے بعارضہ پیچش سخت بیمار ہیں۔ حالت روز بروز تشویشناک ہو رہی ہے احباب دعا صحت فرمائیں۔

آج چار بجے شام کے قریب سخت آندھی آئی۔ تھوڑی دیر کے لئے گھٹا ٹوپ اندھیرا چھا گیا۔ اس کے بعد کچھ مینہ برسا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالےٰ کی نصرت اسی کو ملیگی جو تقویٰ اختیار کرتا ہے

"اس وقت عام طور پر قوموں کا مناظرہ خدا تعالےٰ کی طرف سے پیش آگیا ہے۔ مگر اس میں فتح و نصرت اسی کو ملے گی۔ جو خدا کے نزدیک تقوےٰ والی ہو۔ اور زبان کو سنبھال کر رکھے۔ بندوں پر ظلم نہ کرے۔ ان کے حقوق کی رعایت کرے۔ سفر میں حضر میں بنی نوع انسان کی ہمدردی اور رعایت کرے۔ تو خدا تعالےٰ اس کی رعایت کرتا ہے۔ جب وہ تقوےٰ دیکھتا ہے۔ تو وہ خود اس کا ولی اور مددگار ہوتا ہے۔ یہ بالکل سچی بات ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کا کسی کے ساتھ کوئی جسمانی رشتہ نہیں ہے۔ خدا تعالےٰ خود انصاف ہے۔ اور انصاف کو دوست رکھتا ہے۔ وہ خود عدل ہے۔ عدل کو دوست رکھتا ہے۔ اس لئے ظاہری رشتوں کی پروا نہیں کرتا۔ جو تقوےٰ کی رعایت کرتا ہے۔ اسے وہ اپنے فضل سے بچاتا ہے۔ اور اس کا ساتھ دیتا ہے۔ اور اسی لئے اس نے فرمایا۔ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ۔ پس اس مناظرہ میں متقی ہی کامیاب ہوگا۔" (الحکم ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۶ ستمبر ۱۹۳۶ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

نمبر	نام	پتہ	نمبر	نام	پتہ
۱۷۱۷	مسماۃ چند وڈی	ضلع ڈیرہ غازیخان	۱۷۲۱	بیگم بی بی صاحبہ	ضلع گوجرانوالہ
۱۷۱۸	غلام جنت صاحبہ	،، ،،	۱۷۲۲	ایک صاحب	دکن
۱۷۱۹	بخت وڈی صاحبہ	،، ،،	۱۷۲۳	احمدالدین صاحب	کٹھوعہ
۱۷۲۰	نور الحق صاحب	،، ،،			

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں

نیشنل لیگ اور نیشنل کور امرتسر کے ممبران کا وفد

قادیان ۲۷ ستمبر۔ آج ۱۲ بجے کی گاڑی سے نیشنل لیگ و کور امرتسر کے ممبران کا ایک وفد مشتمل بر ۱۶، اصحاب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا اور حضور کے موٹر پر کسی شریر کے کچھ پھینکنے کا ذکر کرتے ہوئے حضور اور سلسلہ کی خدمت اور حفاظت کے لئے جانی، مالی ہر قسم کی قربانی پیش کرنے پر آمادگی کا اظہار کیا باوجود شدید مصروفیت۔ مہمات دینیہ کے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت وفد کو شرفِ باریابی بخشا۔ ممبران وفد نے تحریری درخواست پیش کی۔ حضور چند منٹ تک مختلف امور کے متعلق گفتگو فرماتے رہے۔

شام کی گاڑی سے ممبرانِ وفد واپس امرتسر چلے گئے۔

بمبئی میں آریہ سماج سے کامیاب مناظرہ

۱۶ ستمبر سے ایک تحریری مناظرہ جماعت احمدیہ بمبئی اور آریہ سماج کے درمیان شروع ہے۔ جس کے ہر بدھ و ہفتہ کی شام کو ۷ بجے سے ۹ بجے تک اجلاس منعقد ہوتے ہیں۔ فریقین اپنا اپنا پرچہ ایک ایک گھنٹہ میں پڑھکر سناتے ہیں۔ مناظرہ کے لئے دو موضوع مقرر ہیں۔ اوّل حدوث روح و مادہ۔ دوئم۔ عالمگیر مذہب اسلام ہے یا ویدک دھرم ہے؟ جماعت احمدیہ کی طرف سے مناظر جناب مولوی محمد یار صاحب عارف اور آریہ سماج کی طرف سے پنڈت ایودھیا پرشاد صاحب ہیں پہلا مناظرہ ختم ہو چکا ہے۔ جس میں جماعت احمدیہ کے مناظر نے ۱۲ دلیلیں حدوث روح و مادہ پر اور ۲۰ سوالات ردّ تناسخ میں پیش کئے۔ جن کا آریہ مناظر سے کوئی جواب نہ بن سکا۔ ہماری طرف سے اس امر کا التزام رکھا گیا۔ کہ دعویٰ و دلائل قرآن کریم سے پیش کئے جائیں۔ اور اسی طرف دوسرے فریق کو توجہ دلائی جاتی رہی ہے۔ لیکن آریہ مناظر بعض دعوے تو پیش کر گیا۔ لیکن خالی ہاتھ ہونیکی وجہ سے ویدوں پر کوئی دلیل نہ لا سکا۔ مزید برآں باوجود توجہ دلانے کے شرائط کی خلاف ورزی بھی کرتا رہا۔ مناظرہ میں غیر احمدی اصحاب بھی شامل ہوتے رہے ہیں۔ جن پر خدا کے فضل سے احمدی مناظر کے دلائل کا خاص اثر ہے۔ اسی طرح ہندو سامعین پر عمدہ اثر رہا۔ بعض لوگ اجلاس کے بعد مولوی صاحب سے ملاقات کرتے رہے۔ تمام احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ وہ دعا کریں۔ کہ جس طرح پہلے مناظرہ کا نتیجہ جماعت احمدیہ کے حق میں مفید رہا ہے۔ اسی طرح دوسرے مناظرہ میں بھی خدا تعالیٰ ہمیں فتح بخشے۔ مناظرہ انشاء اللہ تعالیٰ ۳ اکتوبر کو ختم ہوگا:۔

(خاکسار۔ محمد ابراہیم حکیم سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ بمبئی)

یوم التبلیغ اس سال یکم نومبر بروز اتوار مقرر کیا جاتا ہے

سالہائے ماسبق کی طرح امسال پھر یوم التبلیغ کے لئے یکم نومبر ۱۹۳۶ء بروز اتوار مقرر کیا جاتا ہے۔ اس روز ہر بالغ احمدی مرد و عورت کا فرض ہوگا۔ کہ سارا دن ان لوگوں کو جو احمدیت میں ابھی تک داخل نہیں ہوئے۔ نرمی اور محبت سے پیغام حق پہنچائے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر جس جگہ ہو سکے۔ جلسے کئے جائیں ذی اثر احباب ان جلسوں میں اپنے بچھڑے ہوئے بھائیوں کو شریک کریں۔ اور ان پر صداقت کا اظہار کریں۔

یہ امر خاص طور پر ملحوظ رہے۔ کہ پیغام حق پہونچانے والے احباب نہایت مستحسن طریق سے صداقت کا اظہار کریں۔ ایسا نہ ہو۔ کہ کوئی لیکچرار کسی کی انگیخت یا اشتعال انگیزی پر خود بھی مشتعل ہو کر کوئی ایسی ناواجب حرکت کر بیٹھے۔ جس سے بجائے ثواب حاصل کرنے کے گناہ کا مرتکب ہو جائے۔ اور متلاشیان حق کے لئے ٹھوکر کا باعث بنے پس جس جگہ جلسے کئے جا سکیں۔ وہاں جلسے کئے جائیں۔ ٹریکٹ اشتہارات اور کتب کی تقسیم سے بھی پیغام حق پہونچایا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر کسی جگہ جلسے کا انتظام نہ ہو سکے۔ اور وہاں کے احمدی انفرادی طور سے صداقت احمدیت کو بیان کریں۔ اور جو احباب خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے خیالات سے متفق ہوتے ہوئے نظر آئیں۔ انہیں ابھی سے جلسہ سالانہ پر لانے کے لئے تیار کریں۔

میں یہ امر اپنے ذہن میں لانے سے قاصر ہوں۔ کہ ہماری جماعت کا کوئی بالغ فرد صداقت احمدیت کے لئے اپنے پاس دلائل نہ رکھتا ہو۔ کیونکہ اسکے بغیر احمدی جماعت میں شامل ہونا یا رہنا بے معنی نظر آتا ہے۔ پس ضرور ہے۔ کہ ہر احمدی بالغ فرد کے پاس صداقت احمدیت کے لئے دلائل موجود ہوں۔ تاہم اگر خدانخواستہ ہماری جماعت میں کوئی ایسے افراد موجود ہوں۔ جو ابھی تک دلائل کے سیکھنے کے محتاج ہوں۔ یا پھر یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ بعض افراد اپنے مافی الضمیر کو دوسروں کے سامنے بیان کرنے سے قاصر ہوں۔ تو ایسے احباب کی سہولت کے لئے مہتمم صاحب نشر و اشاعت کی طرف سے ایک تبلیغی ٹریکٹ شائع ہوگا۔ احباب اسے بذریعہ ڈاک منگا سکتے ہیں۔ دس دس۔ بیس بیس ٹریکٹ تو بلاقیمت بھجوائے جا سکتے ہیں۔ لیکن اگر احباب کو اس کی کثرت سے اشاعت مطلوب ہو۔ تو پھر ۱۰ آنے فی سینکڑہ کے حساب سے احباب کی خدمت میں بھیج دیئے جائیں گے۔ لیکن ایسے احباب کی اطلاعات بہت جلد نظارت ہذا کو موصول ہو جانی نہایت ضروری ہیں۔ تاکہ اندازہ کے مطابق ٹریکٹ شائع کیا جا سکے:۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۲ رجب ۱۳۵۵ھ

اچھوتوں میں تبلیغ اسلام اور علماء مصر

کہا جاتا ہے۔ کہ جامعہ ازہر مصر کے ناظم اعلےٰ ہندوستان میں ایک ایسا تبلیغی مشن بھیجنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ جو یہاں کی اچھوت اقوام کو مذہب تبدیل کرنے میں مدد دے۔ اور انہیں مسلمان بننے پر آمادہ کرے۔ اس کے لئے سردست تقریباً پچیس ہزار پونڈ کے ایک سرمایہ کا بندوبست کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اور پانچ آدمیوں پر مشتمل ایک وفد روانہ کرنے کی تجویز ہے:۔

اس سلسلہ میں شیخ الجامعہ ازہر اور ڈاکٹر سر اقبال کی جو خط وکتابت اخبارات نے شائع کی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب موصوف نے شیخ الجامعہ کو ان کی اس خواہش کا کہ اچھوتوں کو مسلمان بنانے کی وہ بھی کوشش کرنا چاہتے ہیں۔ ہمت افزا نہیں۔ بلکہ نہایت حوصلہ شکن جواب دیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب سے پوچھا گیا تھا۔ کہ اچھوت اقوام کو مذہب تبدیل کرانے میں شریک ہونے کے لئے جامعہ ازہر جو وفد بھیجے۔ اسے کن محاسن سے آراستہ ہونا چاہیئے۔ اور آیا انگریزی ترجمہ کرنے والے مسلمانوں کو بھی ساتھ کر دینا چاہیئے۔ اس کا جواب یہ دیا گیا ہے۔ کہ

"اچھوتوں کے معاملہ میں ایک دشواری ہمیشہ ناقابل عبور ہے۔ اچھوت زیادہ تر جنوبی ہندوستان میں رہتے ہیں اور مختلف زبانیں جانتے ہیں آپ کے مشن کی عربی تقریروں کا مناسب ترجمہ کرنے والوں کی تلاش میں جو دشواری پیش آئے گی۔ وہ ظاہر ہے اور ہماری تبلیغی انجمنیں بھی اب تک اس کا حل نہیں معلوم کر سکی ہیں۔ پس جہاں تک حقیقی تبلیغ کا تعلق ہے۔ آپ کو زیادہ کامیابی نہیں ہو سکتی۔ چاہے ہندوستانی مسلمانوں کی تبلیغی انجمنیں بھی آپ کی معاونت کیوں نہ کریں"

تبلیغ میں حصہ لینے سے اس صفائی کے ساتھ منع کرنے کے بعد یہ مشورہ دیا ہے کہ "اگر کوئی مشن بھیجا جائے۔ تو اسے ہماری بھر کم فضلا پر مشتمل ہونا چاہیئے۔ جو اسلام کو موجودہ تحقیق اور تجربہ کی روشنی میں پیش کر سکتے ہوں۔ . . . . ان کو ہندوستان میں اس طریقہ سے دورہ کرنا چاہیئے۔ جو اسلامیان مصر کے شایان شان ہو"

اور آخر میں لکھا ہے:۔

"ہندوستان کے تمام مسلمان ہی اخوت اسلامی کی سچی تڑپ رکھتے ہیں۔ اور اچھوتوں کی تبدیلئ مذہب کے سلسلہ میں جوش کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ بدقسمتی سے دولتمند غافل ہیں" (زمیندار ۲۵ ستمبر)

اس اسلوب جواب پر نظر ڈالنے سے صاف معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ ڈاکٹر اقبال صاحب کے نزدیک مصر سے کوئی وفد اچھوتوں کو مسلمان بنانے کی غرض سے قطعاً نہیں آنا چاہیئے۔ البتہ بھاری بھر کم علماء اگر ہندوستان کا دورہ کرنے کے لئے آئیں۔ تو حرج نہیں مگر یہ دورہ مسلمانان مصر کی شان کے شایان ہونا چاہیئے:۔

گو یہ امر واضح نہیں۔ کہ مسلمانان مصر کے شایان شان دورہ سے ڈاکٹر صاحب کی مراد کیا ہے۔ لیکن اس کے بعد مسلمانان ہند کا گلہ جس رنگ میں انہوں نے کیا ہے اس سے مترشح ہوتا ہے کہ وہ یہ چاہتے ہیں علماء مصر پونڈوں کی تھیلیاں بھر کر لے آئیں اور ڈاکٹر صاحب کے ارشاد پر ڈمیر کر کے واپس تشریف لے جائیں:۔

ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اگر ڈاکٹر صاحب کو تبلیغ اسلام سے ایک ذرہ بھر بھی دلچسپی ہوتی۔ اور کبھی انہوں نے اس میں کچھ حصہ لیا ہوتا۔ تو ایسا غیر معقول جواب نہ دیتے۔ علماء مصر کا ہندوستان میں اچھوتوں کو مسلمان بنانے کے لئے آنا۔ اور اس مقصد کے لئے مصر کے مسلمانوں سے چندہ فراہم کر کے لانا ایک طرف تو مسلمانان مصر میں تبلیغ کے لئے بیداری اور دلچسپی پیدا کرنے کا موجب ہوتا۔ اور دوسری طرف مسلمانان ہند کو فرض شناسی کی طرف متوجہ کرتا۔ جب ہندوستان کے مسلمان دیکھتے کہ مسلمانان مصر نے اتنی دور سے اچھوتوں کو مسلمان بنانے کی طرف توجہ کی ہے۔ اور اپنے اموال صرف کئے ہیں۔ تو وہ کیوں متوجہ نہ ہوتے۔ جبکہ نہ صرف ہم وطن ہونے کی وجہ سے اچھوتوں کا سب سے زیادہ حق ان پر ہے۔ بلکہ اچھوتوں کے مسلمان ہو جانے پر دنیوی لحاظ سے بھی انہی کو فائدہ پہونچ سکتا ہے:۔

کوئی عجب نہیں تھا۔ کہ اس طرح ایک ایسی جد وجہد شروع ہو جاتی۔ جو نتیجہ خیز ثابت ہوتی۔ لیکن اس کی بجائے یہ خواہش کرنا کہ مسلمانان مصر روپیہ اکٹھا کر کے ہندوستان میں بھیجدیں اور ان کے ایک دو علماء ایک چکر لگا کر چلے جائیں۔ نہ صرف بے فائدہ اور بے اثر چیز ہے۔ بلکہ خطرہ ہے۔ کہ جن لوگوں کے سپرد روپیہ کیا جائے ان میں اور مصری مسلمانوں کے لیڈروں میں سخت ناچاقی پیدا کر دے۔ کیونکہ ہندوستانی مسلمانوں کے لیڈر روپیہ پیسہ کے معاملہ میں سخت بے احتیاط واقعہ ہوئے ہیں۔ اور خاص گروہ جو علماء کہلاتے ہیں۔ ان کی قساوت قلبی اور بے دردی تو یہاں تک بڑھی ہوئی ہے۔ کہ اگر کسی مصیبت زدہ کے نام سے بھی چندہ وصول کرتے ہیں تو اس کا سب سے زیادہ مستحق اپنے آپ کو قرار دیتے۔ اور پھر اس سے جشن مناتے ہیں۔ پچھلے دنوں کوئٹہ کے مصیبت زدہ مسلمانوں کے ساتھ بظاہر ان کے ہمدرد بن کر مگر دراصل شکم پرستوں نے جو سلوک کیا۔ وہ رونگٹے کھڑے کر دینے والا تھا اور حال ہی میں مسٹر گاباکے سلسلہ میں جو کچھ کیا جا رہا ہے۔ وہ حد درجہ افسوسناک بلکہ شرمناک ہے۔ ان کو ضمانت پر رہا کرانے کے لئے بیت المال کے قیام کی تجویز کی جاتی ہے۔ اور چار لاکھ روپیہ فراہم کرنے کی سکیم تیار کر کے رسید بکیں جاری کرنے کا اعلان کیا جاتا ہے۔ عہدہ دار مقرر کئے جاتے ہیں۔ اور اخبارات میں اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مسلمان دل کھول کر اس فنڈ میں روپیہ دیں۔ اول تو ایک ایسے شخص کو رہا کرانے کے لئے جو مبتلائے مصیبت ہو چکا ہو۔ بیت المال قائم کر کے لاکھوں کی رقوم فراہم کرنیکی تجویز مضحکہ خیز ہے۔ دوسرے بیگم صاحبہ مسٹر گابا کو یہ اعلان کرنا پڑا ہے کہ مسٹر گابا کی امداد کے نام سے چندہ وصول کرنے والوں کو کوئی رقم نہ دی جائے کیونکہ وہ قابل اعتماد نہیں ہیں:۔

جن لوگوں نے اپنی روایات یہاں تک خراب کر لی ہوں۔ ان کے ہاتھ میں روپیہ دے کر کیونکر سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ جائز طور پر صرف ہوگا۔ اور اس کا کوئی اچھا نتیجہ نکل سکیگا:۔

علماء مصر کو چاہیئے تھا۔ کہ اچھوتوں کو مسلمان بنانے کے متعلق ان لوگوں سے مشورہ لیتے جو اپنے سینوں میں اشاعت اسلام کی تڑپ لئے ہوئے نہ صرف ہندوستان کے گوشے گوشے میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اور جن میں کا ہر فرد اپنے آپ کو اسلام کا مبلغ سمجھتا ہے۔ بلکہ دور دراز کے تقریباً ہر بڑے ملک میں ان کے تبلیغی مشن قائم ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے نہایت کامیابی کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ اور یہ جماعت احمدیہ قادیان کے افراد ہیں۔ ہم انہیں نہ صرف اچھوتوں میں کام کرنے کا صحیح طریق بتاتے۔ بلکہ اس بارے میں ان کی ہر طرح امداد کرتے۔ اب بھی اگر علماء مصر چاہیں۔ تو مرکز احمدیت سے خط وکتابت کریں اور خدا تعالےٰ نے اچھوتوں کو مسلمان بنانے کا جو قابل تعریف جذبہ ان کے دلوں میں پیدا کیا ہے۔ اسے رائگاں نہ جانے دیں:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذکر و فکر

تقویٰ کی باریک راہیں

(حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کے قلم سے)

تقویٰ کی راہوں سے ناواقفیت کیوجہ

ایک مسلمان کے لئے پہلا یا ابتدائی راستہ خداتعالیٰ سے ملنے کا جو شریعت نے تجویز کیا ہے۔ وہ تقویٰ ہے یعنے خدا کے خوف کی وجہ سے گناہوں سے بچتے رہنا۔ اس سے اگلا اور اعلےٰ راستہ محسن بننے کا ہے یعنی وہ طریقہ جس میں خدا کی محبت اور عشق کی وجہ سے مومن نیکیوں میں ترقی کرتا ہے۔ یہ تقویٰ کا لفظ ہماری جماعت کے بچہ بچہ کے زبان سے سنا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ احمدی جماعت کی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت ہے۔ اور بغور دیکھنے سے معلوم ہوگا۔ کہ واقعی یہ جنس گرانقدر دُنیا میں آجکل اور کسی جگہ دستیاب نہیں ہوسکتی۔ مگر باوجود اس لفظ کے کثرت استعمال اور کثرت تذکیر کے پھر بھی جو حق اس کے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کا تھا۔ وہ ادا نہیں ہوا۔ اور تقویٰ کی باریک راہوں کا تو کیا ذکر اس کی شاہراہ یا موٹی موٹی راہوں سے بھی بعض لوگ ناواقف نظر آتے ہیں۔ اور یہ صرف اس لئے کہ اجمال تو موجود ہے۔ مگر تفصیل کا علم نصیب نہیں ہوا۔ کیوں نصیب نہیں ہوا؟ اس لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یا حضرت خلیفۃ المسیح علیہما السلام کی صحبت زیادہ نہیں ملی۔ اور ان مقدس لوگوں کے طریق عمل کو غور سے نہیں دیکھا گیا۔ اور احمدیت کے لئے صرف بیعت کے ایک خط یا قدرے لٹریچر کے مطالعہ کو کافی سمجھ لیا گیا۔ یا زیادہ سے زیادہ جلسہ اور کانفرنس پر حاضر ہونا بالکل کافی خیال کر لیا گیا۔ برخلاف اسکے جس کسی کو یہ سعادت صحبت حاصل ہو گئی۔ اس پر تو پھر خود بخود معرفت کے دروازے کھلنے شروع ہوجاتے ہیں اور تقویٰ کی موٹی راہوں کے طے کرنیکے بعد باریک راہوں کیلئے اللہ تعالیٰ ایسے بندوں کو براہ راست اپنی تربیت میں لے لیتا ہے اور اسے زہد و معرفت اور علم لدنی کی برخوردی اور حقائق ان کے دل اور دماغ میں آسمان کیطرف سے جاری ہو جاتی ہے۔ اور جو امر خلاف تقویٰ ہوتا ہے۔ اس سے انہیں روک دیا جاتا ہے۔ اور جو موافق تقویٰ ہوتا ہے۔ اس کی تحریص یا اجازت ملجاتی ہے۔ اس وقت بندہ کی حالت اس دُنیا سے اتنی ارفع اور بلند ہو جاتی ہے۔ کہ دنیا کی عقلوں میں جو اعمال یا خیالات معمولی اور بےضرر ہوتے ہیں۔ وہ ان میں خطرہ اور ہلاکت دیکھتا ہے اس کی دو کی جگہ چار آنکھیں ہوجاتی ہیں۔ اور جو بات عوام کیلئے نیکی ہوتی ہے۔ وہ اس کیلئے بعض اوقات بدی میں داخل ہوجاتی ہے۔ اور ایسی نمائشی نیکی سے وہ اسی طرح بچتا ہے جس طرح عام لوگ گناہ سے پرہیز کرتے ہیں۔ اور اسوقت وہ شخص اس بابرکت وجود کی ظلیت میں داخل ہوجاتا ہے جس نے دعویٰ کیا تھا۔ کہ ؎

من تربیت پذیر ز ربّ مہیمن ام

متقی کی بصیرت

مگر اس حالت یا اس سے بڑھکر کیفیات سے پہلے بھی ایک مبتدی متقی انسان کی خود اپنی بصیرت بہت روشن ہونی شروع ہوجاتی ہے۔ اور اس کا فہم خدا کی رضامندی کی راہوں میں بہت تیز ہوجاتا ہے۔ اور جو باتیں عرفاً بے عیب اور مخفوقات میں علی الاعلان دائر و سائر نظر آتی ہیں۔ وہ ان سے بچنے لگتا ہے۔ صرف اسلئے کہ اس کے اندر مصنوعی تقویٰ نہیں۔ بلکہ حقیقی تقویٰ کی وہ رُوح موجود ہوتی ہے جس کیلئے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ کہ واتقوا اللہ ویعلمکم اللہ یعنی اگر تم بکوشش تقویٰ کو اختیار کرلوگے۔ تو اللہ تعالےٰ تمہاری تعلیم کو براہ راست اپنے ہاتھ میں لے لیگا۔ اور پھر تم گمراہ نہیں ہوسکوگے۔ سو وہ حالت ان کو میسر آجاتی ہے۔ ہاں یہ ضروری نہیں۔ کہ ہر شخص کو تفصیلی عقلی دلائل اور براہین کسی چیز کے جائز یا ناجائز ہونیکے بھی معلوم ہوجائیں۔ البتہ اتنا ضرور ہوجاتا ہے۔ کہ متقی کو امر جائز اور امر ناجائز میں تمیز کرنیکی حس عطا ہوجاتی ہے۔ اور وہ ایک اچھے کام کو ایک بُرے کام سے اسی طرح الگ کر دیتا ہے جس طرح ایک جوہری سچے موتیوں کو جھوٹے موتیوں سے۔ اور ایسا انسان خداتعالیٰ کی نافرمانی کو بظاہر عمدہ اعمال کے اندر اسی طرح سونگھ لیتا ہے جس طرح ہم مردار کی بدبو کو۔

تقویٰ کی باریک راہوں پر عمل کرنیکے معنے

اب میں اصلی مطلب کی طرف آتا ہوں وہ یہ کہ مثالوں سے تقویٰ کی بعض باریک باتوں کا ذکر کروں۔ جن سے شائقین کو کچھ علم اس راہ کا ہو حقیقۃً یہ باتیں بہت باریک نہیں۔ مگر مبتدیوں کے سمجھنے کیلئے میں انکو باریک ہی کہونگا۔ کیونکہ موٹے گناہ تو عموماً قتل۔ چوری۔ زنا اور جھوٹ ہی سمجھے جاتے ہیں۔ حالانکہ آگے چلکر خود انہی گناہوں کی اتنی قسمیں اور اتنی شاخیں ہوجاتی ہیں۔ کہ عام آدمی انکو تمیز نہیں کرسکتا۔ کہ یہ کوئی گناہ بھی ہے یا نہیں۔ کیونکہ باریک در باریک قسمیں انہی باتوں کی دُنیا میں اس قدر رائج ہوگئی ہیں۔ کہ سوسائٹی میں ان کو کوئی معیوب بات خیال ہی نہیں کیا جاتا بلکہ وہی شخص عقلمند۔ زیرک اور دُور اندیش مشہور ہوجاتا ہے۔ جو ایسے باریک گناہ دل کھول کر کرتا ہے۔ اور ایسے ایسے طریقے ایجاد کرتا رہتا ہے۔ کہ وہ ان پر زیادہ سے زیادہ کامیابی سے عمل کرسکے۔ قرآن مجید نے گناہوں کی ان باریک قسموں کی طرف کنایۃً ایک اشارہ کیا ہے۔ چنانچہ ایک جگہ فرماتا ہے کہ ولا تقربوا الفواحش ما ظھر منھا وما بطن۔ یعنی نہ صرف ظاہری فحشاء سے بچو بلکہ ان بےحیائیوں سے بھی بچتے رہو۔ جو باریک اور مخفی اور دل کے اندر کے خانوں میں چھپی ہوئی ہوتی ہیں۔ اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے۔ کہ نہ صرف انسان کے آلات تناسل ہی زنا کرتے ہیں۔ بلکہ اس کی آنکھ بھی زنا کرتی ہے۔ اس کے کان بھی زنا کرتے ہیں۔ اس کے ہاتھ بھی زنا کرتے ہیں۔ اس کے پَیر بھی زنا کرتے ہیں اس کا دل بھی زنا کرتا ہے۔ غرض اس حدیث میں ایک مشہور اور موٹے گناہ کی شاخوں اور باریک رستوں کو بھی واضح کرکے بتایا گیا ہے۔ اسی طرح اور گناہوں کا حال ہے۔ چنانچہ جس طرح کسی کے ہاں نقب لگا کر اس کا زیور نکال لینا چوری کہلاتا ہے۔ اسی طرح ایک احمدی طالب علم کے نزدیک امتحان کے پرچہ میں نقل کرلینا بھی چوری ہے۔ اور جس طرح رسہ گلے میں ڈال کر پھانسی سے مرجانا خودکشی ہے۔ اسی طرح ایک احمدی متقی بیمار کے نزدیک غذا کی ایسی بدپرہیزی کرلینا جس سے بیماری کے بڑھ جانے کا یقینی خطرہ ہو۔ ایک قسم کی خودکشی ہے۔ اور جس طرح کسی انسان کا قتل کردینا دنیاداروں کے نزدیک ایک خوفناک جرم ہے۔ اسی طرح ایک احمدی خاوند کے نزدیک بےضرورت شرعی برتھ کنٹرول پر عمل کرنا بھی اسی ضمن میں کا ایک گناہ ہے۔ علیٰ ہذا القیاس۔ اگر زنا کرنا ایک موٹے فہم کے مسلمان کے نزدیک الٰہی نافرمانی ہے۔ تو ایک احمدی نوجوان کے نزدیک علاوہ حلال اور جائز طریق کے کسی اور طرح سے اپنی شہوات کو پورا کرنا بھی زنا کے حکم میں داخل ہے۔ پس تقویٰ کی باریک راہوں پر عمل کرنے کے یہ معنے ہونگے کہ ان گناہوں کو اللہ تعالےٰ کی محبت اور اس کے خوف کی وجہ سے چھوڑ دینا جو زیادہ باریک ہیں اور سرسری اور موٹی نظر والوں یا اہل ظاہر کو نظر نہیں آتے۔ اور جن کی بابت دنیاوی عقل تو جواز کا فتوےٰ دے سکتی ہے۔ مگر متقی کا ضمیر ان کی اجازت ہرگز نہیں دے سکتا۔

یاد رہے کہ یہ باتیں عام لوگوں کو صرف اتنا بتا دینے سے سمجھ میں نہیں آجاتیں۔ کہ تم قتل نہ کرو۔ چوری نہ کرو۔ زنا نہ کرو۔ اور جھوٹ نہ بولو۔ بلکہ اس وقت سمجھ میں آتی ہیں جب کچھ باریک تفاصیل بھی ان کو سمجھائی جائیں۔ کیونکہ جس قدر علم انسان کے دماغ میں امثلہ اور تفاصیل سے داخل ہوتا ہے۔ اتنا کبھی مجمل بیانات سے داخل نہیں ہوسکتا یہی وجہ ہے۔ کہ قرآن مجید میں ایک ہی بات کو کئی کئی پیرایوں میں اور نئے نئے سیاق و سباق کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اور اس کی مختلف شاخوں کو مختلف طریقوں سے واضح کیا گیا ہے۔

اس تمہید کے بعد اب میں چند نمونے متقیانہ افعال و اعمال کے بیان کرتا ہُوں۔ اور مزید تفاصیل خود ناظرین کے اپنے غور و فکر کے لئے چھوڑ دیتا ہُوں۔

475
Digitized by Khilafat Library Rabwah

پہلی مثال

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ایک دفعہ کشمیر تشریف لے گئے۔ ریچھ مارنے کا لائسنس لیا ہوا تھا۔ دوران سفر میں ایک ایسی جگہ فروکش ہوئے۔ جہاں احمدیوں کی آبادی تھی۔ وہاں حضور شکار کے لئے ایک پہاڑی جنگل میں داخل ہوئے۔ لوگوں نے ہانکا شروع کیا۔ ایک مُشک والا ہرن ہانکے سے نکلا۔ اور بالکل سامنے آکر کھڑا ہو گیا رائفل حضور کے کندھے کے ساتھ لگی ہوئی تھی۔ اور نالی شکار کی طرف۔ ہمراہی بیقرار تھے۔ کہ ایسا عجیب نایاب شکار سامنے کھڑا ہوا ہے کیوں نہیں فائر کیا جاتا۔ حضور نے یک دم رائفل نیچے کر لی۔ وُہ ہرن بھاگ گیا۔ فرمایا کہ اس کا خاص لائسنس نہ ہونے کی وجہ سے میرے لئے اس پر فائر کرنا جائز نہ تھا گھر واپس ہونے پر بعض لوگ جو ساتھ تھے کہنے لگے۔ کیا عمدہ شکار سامنے آیا تھا ہم تو کبھی ایسے عمدہ شکار کو نہیں چھوڑا کرتے۔ اگر ایسی احتیاطیں کرنے لگیں۔ تو بس شکار ہو چکا......

مگر ان بیچاروں کو معلوم نہ تھا۔ کہ اگر ایسی احتیاطیں نہ کی جائیں تو بس تقوےٰ ہو چکا۔

دُوسری مثال

میرے ایک بزرگ ہیں۔ ان کے پاس رفتہ رفتہ ۹۰ کے قریب کھوٹے روپے جمع ہو گئے۔ جن میں کچھ تو ایسے کھوٹے تھے۔ جن کا ایک حصہ چاندی کی وجہ سے قابلِ فروخت تھا۔ اور کچھ ایسے تھے جو محض مصنوعی اور ناکارہ تھے۔ انہوں نے ناکارہ تو سب تالاب میں پھنکوا دیئے۔ اور جو دوسرے تھے۔ وُہ بکنے بھیجدیئے اور لیجانے والے سے کہدیا۔ کہ انہیں کسی سُنار کے ہاتھ فروخت کرکے انہیں اپنے سامنے اسی سے کٹوا دینا۔ تاکہ پھر بطور سکّہ کے نہ چلائے جاسکیں۔ سنار نے یہ بات مان کر ان کو خرید لیا۔ اور مقررہ قیمت ادا کردی لیکن جب ان کے ملازم نے کاٹنے کا مطالبہ کیا۔ تو سنار لڑنے لگا۔ کہ جب میں نے مول لے لئے ہیں۔ تو اب تمہارا کیا کام۔ میں ان کو ثابت ہی بیچ لونگا۔ مگر انہوں نے نہ مانا۔ آخر واپس لے لئے گئے۔ اس پر سنار نے کہا کہ اچھا میں اس شرط پر کاٹوں گا۔ کہ ان کی قیمت اتنی کم کردو۔ یہ بات انہوں نے فوراً مان لی اور بہت تھوڑی رقم معاوضہ میں لے لی۔ مگر ایک ایک روپیہ کٹوا کر چھوڑا۔ حالانکہ عام لوگ اول تو کھوٹا روپیہ خود ہی کوشش کرکے چلا دیتے ہیں۔ اگر یہ نہ ہو سکے۔ تو کسی ہوشیار آدمی کی معرفت اس کو بازار میں چلوا دیتے ہیں یا دلالوں کے ہاتھ کچھ کم قیمت پر بیچ دیتے ہیں کہ آگے وُہ اسے چلائیں۔ اور بعض ظالم تو جیب میں یا دکان میں ہر وقت ایسے کھوٹے روپے تیار رکھتے ہیں۔ جب کوئی سادہ طبع دیہاتی سودا خریدنے آجاتا ہے۔ تو اس کا اچھا روپیہ لے کر چالاکی سے فوراً اپنا خراب روپیہ اُسے دیکر کہتے ہیں۔ کہ بھائی صاحب یہ آپ کا روپیہ ٹھیک نہیں۔ اسے بدل دیجئے غرض یہ فرق ہے متقی اور غیر متقی میں۔ ایک ان میں سے نعوذ باللہ۔ خدا کو اندھا سمجھتا ہے۔ اور دُوسرا اُسے بینا یقین کرتا ہے۔ پس کیا تم یقین کرسکتے ہو۔ کہ خدا کو اندھا سمجھنے والا اس کی ذات سے کوئی روحانی فیضان حاصل کرسکتا ہے؟

تیسری مثال

ایک شخص کو ڈاک میں ایک خط ملا۔ اتفاقاً اس کے ٹکٹ پر مہر لگانا یا تو ڈاکیہ نہ والا ہی بھول گیا۔ یا لگائی تو کوئی نقش مُہر کا نمودار نہ ہُوا۔ غرض ٹکٹ بالکل کورا رہا۔ اس شخص کے لڑکے نے وُہ ٹکٹ اتار کر اس سے کہا کہ اباجان۔ دیکھئے یہ ٹکٹ پھر استعمال ہو سکتا ہے۔ اس نے لڑکے سے ٹکٹ لے کر پھاڑ کر پھینک دیا۔ کہ اب ہمارے لئے اس ٹکٹ کا دوبارہ استعمال ناجائز ہے۔ کوئی غیر متقی ہوتا۔ تو اس ٹکٹ کا استعمال نہ صرف جائز سمجھتا۔ بلکہ اپنی ایسی ہوشیاری کو فخریہ بیان کرتا۔:

چوتھی مثال

متقی اور غیر متقی دونوں بازاروں اور عام گزرگاہوں اور مجمعوں میں عورتوں کی طرف سے اپنی نظر نیچی رکھتے ہیں۔ مگر جب کسی تنہا جگہ کوئی عورت مونہہ کھولے ہوئے گزرے۔ جہاں کوئی دیکھنے والا نہ ہو۔ تو غیر متقی خدا کی طرف سے غضِ بصر کرکے اُس عورت کی طرف ارادی نظر ڈال دیتا ہے۔ مگر متقی ہر ایسے موقعہ پہ زیادہ قوت کے ساتھ غضِ بصر پر عمل کرتا ہے۔ کیونکہ اس کو وُہ عورت اکیلی سامنے نظر نہیں آتی۔ بلکہ اس عورت کے پیچھے ایک اور وجود بھی ساتھ ساتھ آتا ہُوا نظر آتا ہے۔ جسے خدائے علیم وبصیر کہتے ہیں:

پانچویں مثال

ایک احمدی دوست تھرڈ کلاس میں سفر کر رہے تھے۔ راستہ میں ان کے ایک ملنے والے ریل میں مل گئے۔ جو سکینڈ کلاس میں تھے۔ انہوں نے ان کو بلا لیا اور ایک دو سٹیشن تک وُہ ان کے ساتھ ہی سکینڈ کلاس میں سوار چلے گئے۔ پھر اپنے ڈبہ میں آگئے۔ سفر ختم ہوا۔ اور وُہ صاحب ٹکٹ دے کر باہر چلے گئے گھر آکر اور حساب کرکے انہوں نے وُہ رقم جو ان دو سٹیشنوں کے درمیان سکینڈ اور تھرڈ کے کرایہ کا فرق تھا۔ ایجنٹ این۔ ڈبلیو۔ آر کے نام بھیجدی۔ اور لکھدیا کہ ایک ضرورت کی وجہ سے میں نے اپنے سفر میں دو سٹیشن تک سکینڈ کلاس میں سفر کر لیا تھا۔ یہ اس کا کرایہ ارسال ہے یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ تھرڈ کلاس کے مسافر کو ۱۵ سیر سے زیادہ وزن ارادۃً بغیر تلوائے اور کرایہ ادا کئے ریل میں لے جانا اور بغیر اجازت سٹیشن ماسٹر کے پلیٹ فارم ٹکٹ خریدنے کے سوا چالاکی سے اندر پہنچ جانا اور ہوشیاری کے ساتھ سٹیشن کی دوسری طرف سے باہر نکل جانا ایسے افعال ہیں جن سے ایک متقی شرماتا ہے:

چھٹی مثال

ایک ماسٹر صاحب تھے۔ وہ باوجود اس سرکاری حکم کے کہ ٹیوشن بغیر اجازت ہیڈ ماسٹر کے نہ لی جایا کرے۔ خود خفیہ خفیہ ایسی ٹیوشنیں لے لیا کرتے تھے۔ ایک شاعر جو کسی اور شاعر کا شعر اپنی غزل میں اپنا کرکے ملا لیتے تھے۔ یا ایک مصنف صاحب جو دوسروں کی تصنیف کو اپنے مضمون میں بلا تسلیم کرنے مصنف کے نام کے شامل کر لیا کرتے تھے۔ ایک بارسوخ طالب علم جو کسی امتحان کے پرچہ کا ناجائز طور پر چند روز پہلے پتہ لگا لیا کرتے تھے۔ ایک وکیل صاحب جو پورا محنتانہ لے کر بھی پیشی کے وقت غیر حاضر ہو جایا کرتے تھے۔ ایک ڈاکٹر صاحب جو خصوصاً نوجوان عورتوں کو طبی مشورہ کے وقت سینہ بین لگا کر اور اچھی طرح ٹھوک بجا کر دیکھنا لازمی سمجھتے تھے۔ ایک صاحب جو بغیر جائز حق کے دوسروں کے خطوط کا مضمون پڑھ لیا کرتے تھے۔ ایک مُلّا جی۔ جو لوگوں کے سامنے مسجد میں تو بہت سنوار سنوار کر نماز پڑھتے تھے۔ مگر اکیلے میں وہ بات ان سے صادر نہ ہوتی تھی۔ ایک پیشہ ور (مثلاً درزی۔ سُنار۔ لوہار) جو وعدہ کرکے پھر اس وعدہ پر اپنا کام پورا کرکے نہیں دیتے تھے۔ ایک ملازم جو اپنی تنخواہ کے وقت تو پوری رقم کا مطالبہ کیا کرتے تھے۔ مگر خود کام کرنے کے وقت باریک محاسبہ نہیں رکھتے تھے۔ کہ آیا میں معاہدہ کے مطابق چل رہا ہوں۔ یا کچھ غفلت کر رہا ہُوں۔ وغیرہ وغیرہ ایسے سب لوگ دنیا داروں کی نظروں میں خواہ بڑے ہوشیار کہلائیں۔ مگر خدا تعالےٰ کے نزدیک وہ متقی ہونے کا امتیازی طُرہ نہیں پا سکتے۔ متقی وُہی ہیں۔ جو ایسے کام نہیں کرتے۔ اور پھونک پھونک کر قدم رکھتے ہیں:

ساتویں مثال

ایک شخص جو شہوانی خیالات کو اپنے دل میں جگہ دیتا ہے۔ اور نامحرموں کے حسن وشمائل میں اپنے دل کو مشغول کرتا ہے۔ یا اپنے بکس میں حسین عورتوں کی تصاویر کو خزانۂ آرٹ کہکر مقفل کرکے رکھتا ہے۔ یا ہمسایہ کے گرامیوفون میں کسی عورت کے گانے کی آواز کو مزے لے لے کر سنتا رہتا ہے۔ یا اَمْرد اور حسین لڑکوں سے بلا ضرورت صاحب سلامت اس لئے رکھتا ہے۔ کہ ان کا قرب اُسے کچھ لطف دیتا ہے۔ یہ اور ایسی اور ہزاروں باتیں تقویٰ کی جڑ کو کاٹ ڈالنے والی ہیں۔ گو وُہ آج کل کی تہذیب کا ایک جزوِ اعظم بنی ہوئی ہیں۔ اسی طرح ایک ایسا شخص جو جسمانی صفائی سے لاپرواہ ہے۔ اس کے جسم سے بدبو آتی ہے اور اس کے کپڑے گندے رہتے ہیں ناپاک چھینٹوں سے احتیاط نہیں کرتا۔ اپنے دانت صاف نہیں رکھتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جس کی وجہ سے اس کے منہ سے بدبو آتی ہے کچا لہسن یا پیاز یا مولی یا ہینگ کھا کر مسجد میں آجاتا ہے۔ اور نمازیوں کو ایذا دیتا ہے۔ کوئی قابل تعریف متقی نہیں ہے۔

آٹھویں مثال

وہ شخص جو اپنے جسم کو خدا کی امانت نہیں سمجھتا۔ اور اپنی صحت اور قویٰ کو خدمت دین کے لئے درست رکھنے کی طرف سے لاپرواہی کرتا ہے۔ عادی بدپرہیز ہے جائز اور حلال لذتوں میں منہمک رہتا ہے۔ وقت جیسے قیمتی متاع کو ضائع کرتا ہے۔ بہت ہنستا ہے۔ غربت بیماری یا زمانہ کی شکایت کرتا رہتا ہے یا اکثر رنجیدہ رہتا ہے۔ اور جماعت پر عموماً بدظن رہتا ہے۔ نہایت خشک مزاج ہے۔ معمولی تکالیف پر بے صبری ظاہر کرتا ہے۔ اور تھوڑی نعمت کو حقیر سمجھ کر اس کا شکر ادا نہیں کرتا۔ وہ ابھی تقویٰ کی باریک راہوں سے دور ہے چہ جائیکہ باریک تر اور باریک ترین راہوں کا واقف سمجھا جائے۔

نویں مثال

ایک شخص جو کسی بُری بات کو اس لئے چھوڑتا ہے۔ کہ لوگ اس بات کو بُرا سمجھتے ہیں وہ اس بات میں متقی نہیں ہے۔ بلکہ متقی وہ ہے۔ جو ترک معاصی صرف خدا تعالیٰ کے خوف سے کرے۔ یعنی اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اُسے دیکھ رہا ہے۔ وہ علیم بذات الصدور ہے۔ وہ سب سے زیادہ محبت اور عزت کے قابل ہے۔ اس نے اس بات کو ناجائز قرار دیا ہے کہ اگر میں یہ کام کروں گا۔ تو اس ذات والاصفات سے میرا تعلق کم ہو جائیگا۔ اس یقین کی وجہ سے کسی گناہ کی بات سے پرہیز کرنے والا اصلی متقی ہے۔ بدی کو بدی سمجھ کر ترک کرنا یا نیکی کو نیکی کی وجہ سے اختیار کرنا یہ دہریوں اور یورپین فلاسفروں کا کلیہ ہے جسے ایک مسلمان فلاسفر کسی صورت میں قبول نہیں کر سکتا مسلمان اگر بدی سے بچتا ہے تو صرف خدا کے خوف کی وجہ سے۔ اور نیکی کرتا ہے۔ تو صرف خدا کی محبت کے سبب سے نہ کہ دہریوں کی طرح اپنے دنیاوی فائدہ کے لئے یا اپنے نفس کو لطف اور لذت دینے کے لئے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے کھانے پینے کی اشیاء کی طرح نیکی کے اندر بھی ایک بڑی لذت رکھی ہے۔

دسویں مثال

ایک لیکچرار لیکچر دے رہا ہے۔ اس نے اپنا مضمون خوب تیار کیا۔ اور خوب اچھی طرح پورا سنا دیا۔ مگر خاتمہ پر حاضرین سے اس نے یہ کہا۔ کہ "صاحبان وقت تنگ ہو گیا ہے میری طبیعت اچھی نہیں۔ اس لئے میں اس مضمون کو پورا تیار نہیں کر سکا۔ اور اب بھی اس کا بہت سا حصہ باقی ہے۔ (حالانکہ اس کے ذہن میں قطعاً کوئی حصہ باقی نہیں ہے۔ اور اس نے تیاری بھی پوری کی تھی) مجبوراً اپنا لیکچر ختم کرتا ہوں۔ اور آپ سے رخصت ہونے کی اجازت چاہتا ہوں" یہ فقرہ ایک باریک بین متقی کبھی نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ وہ تو ان الفاظ کو غلط اور ناجائز جان کر ان سے اجتناب کرے گا۔

گیارھویں مثال

چونکہ بعض گناہ صرف دل سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس لئے اپنے دل میں کسی کی نسبت مخفی حقارت۔ بدظنی۔ عداوت۔ یا نفرت رکھنا جسمانی نقائص۔ ذات اور قوم کے سبب سے یا علم و عقل اور مال و دولت کی کمی کی وجہ سے کسی کو ادنےٰ اور ذلیل سمجھنا۔ کسی کا قصور معاف کرنے کے بعد بھی اس سے کدورت رکھنا۔ بدخواہی۔ چغلی یا عیب چینی کرنا۔ گاہے بگاہے ریاکاری کا مظاہرہ لوگوں کے سامنے کرتے رہنا۔ تمسخر یا دلآزاری یا طعن کی صورت میں کسی سے بظاہر اچھا کلام کرنا۔ ایسی مجلسوں میں دلچسپی محسوس کرنا جہاں خدا رسول کے ارشادات کے مخالف باتیں یا دین پر مخفی استہزاء ہوتا ہو۔ علم کو اپنی نفسانی بڑائی کا ذریعہ بنانا۔ دین کی آڑ لیکر ایسی حرکات کرنا جو مومن کے وقار کے شایاں نہ ہوں۔ مثلاً نماز کے سامنے سے گزرنے والے کو بجائے ہاتھ کے اشارہ سے روک دینے کے دو قدم آگے بڑھکر اس زور اور اس جوش سے چھاتی میں مکہ مارنا کہ اُسے چھٹی کا دودھ یاد آجائے۔ نفس کے تمام سفلی جذبات اور بد اخلاقیوں پر نظر نہ رکھنا۔ اور جس بات میں ذرا بھی شبہ ہو کہ وہ خدا تعالیٰ کی مرضی کے خلاف ہے۔ اس کے ترک کرنے میں غفلت کرنا وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب باتیں باریک بین متقیوں کی شان سے بعید ہیں۔

محسنِ حقیقی کو پسند آنیوالی ادائیں

ممکن ہے۔ کہ بعض لوگ ان سطور کو پڑھکر ہنس دیں۔ کہ یہ تو معمولی اور عامیانہ باتیں ہیں۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یہی وہ ادائیں ہیں جن کو محسنِ اصلی پسند فرماتا ہے۔ اور یہی وہ تقوےٰ کی آن ہے جس کی وجہ سے بڑے بڑے انعام اس قدردانِ حقیقی کی درگاہ سے عطا ہوتے ہیں۔ اور یہی وہ کیفیت ہے جس کا نتیجہ کبھی بھی نقصان کی شکل میں ظاہر نہیں ہوتا۔ بلکہ ایسا انسان دین اور دُنیا دونوں میں ہمیشہ فائدہ میں رہتا ہے۔ کیونکہ تقوےٰ کا نتیجہ نہ صرف آخرت میں مغفرت اور جنت ہے۔ بلکہ دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ نے متقی کو علم و معرفت۔ مصائب سے نجات اور غیبی رزق کا وعدہ فرمایا ہے۔ جیسا کہ اس نے خود ہی کہا ہے۔ کہ من یتق اللّٰہ یجعل لہ مخرجًا ویرزقہ من حیث لا یحتسب دیکھو میں ذرا سے باریک تقوےٰ پر ایک عظیم الشان اجر ملنے کا نظارہ آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ وہ یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دفعہ بعض لوگوں کے اصرار پر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی سے کسی اخلاقی مسئلہ میں مباحثہ کا ارادہ کیا۔ لیکن بحث سے پہلے جب ان کے متعلقہ عقائد تفصیل سے سُنے۔ تو فرمایا۔ کہ مولوی صاحب کی تقریر میں کوئی ایسی زیادتی نہیں۔ کہ قابل اعتراض ہو۔ اور خالصتہً للہ اس بحث کو ترک کر دیا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اسی رات خداوند کریم نے اپنے الہام میں اس ترکِ بحث کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ کہ "تیرا خدا تیرے اس فعل سے راضی ہوا۔ اور وہ تجھے بہت برکت دے گا۔ یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"۔

خلاصہ کلام

خلاصہ کلام یہ کہ ناظرین کے لئے یہ صرف چند نمونے بیان کئے گئے ہیں۔ لیکن اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ ہر ارادہ اور ہر عمل کے وقت تقوےٰ اور غیر تقوےٰ کی بحث آپڑتی ہے۔ اور انسان کو اپنے ہر حرکت اور سکون پر نگاہ رکھنی پڑتی ہے۔ تب ایسا ہوتا ہے۔ کہ اس کی زندگی پر ایک تغیر آجاتا ہے۔ اور وہ ایک نئی زندگی اپنے اندر محسوس کرتا ہے۔ اور اس کا پرانا وجود مر کر ایک نیا وجود اس کی جگہ قائم ہو جاتا ہے۔ اور یہی تقوےٰ کا مقصد ہے۔

آخر میں مَیں ایک یہ بات بیان کرنی ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ وہ لوگ جو ہمیں بظاہر نیک اور متقی نظر آتے ہیں۔ ان کی چار قسمیں ہیں۔

پہلی قسم تو ٹھگوں کی ہے۔ جو حقیقتاً بد ہیں۔ اور نیکی دکھا کر لوگوں کو دھوکہ دینا اور ٹھگنا ان کا پیشہ ہے۔

دوسری قسم ان کی ہے۔ جو دُنیا کو خوش رکھنے کے لئے معروف قسم کی نیکیاں کرتے رہتے ہیں۔ یہ خدا کے نیک نہیں بلکہ دُنیا کے نیک ہیں۔

تیسری قسم میں وہ لوگ داخل ہیں جو واقعی دین کے لئے آئے اور نیک اور صالح ارادے رکھتے تھے۔ مگر پھر روپیہ دیکھا۔ دُنیا کے زرق برق سامانوں اور جاہ و تنعم کے مزے چکھے اور آخرکار پھسل گئے۔

چوتھے اور قابل ستائش اور قابلِ تقلید وہ سعید لوگ ہیں۔ جو خدا کے لئے نیک بنے۔ پھر انہوں نے خدا سے ہی مدد مانگی۔ اور خدا تعالیٰ نے بھی محض اپنے فضل سے ان کی دستگیری کی اور انکو نہ چھوڑا۔ جب تک کہ وہ اس دُنیا سے گذر نہیں گئے۔ پس یہی وُہ لوگ ہیں۔ جن کی دوستی کو لازم پکڑنا چاہیئے۔ اور ایسا بننے کے لئے جتنی فرصت بھی ملے۔ حضرت خلیفۃ المسیح علیہا السلام کی صحبت اور قرب میں اگر رہنا چاہیئے۔ تاکہ زندہ خدا کے زندہ نشانات سے کچھ حصہ ملے۔ ایمان مضبوط ہو تاریکیوں کے پردے پھٹ جائیں۔ تقویٰ کی باریک راہیں سوجھنے لگیں۔ اور انسان کا خاتمہ اس کے مالک کی مرضی کے مطابق ہو۔ آمین ⁂

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بائیبل کی پیشگوئیاں

سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق جو پیشگوئیاں حضرت مسیح علیہ السلام نے کیں۔ وہ خاکسار اپنے علم کے مطابق الفضل کی گذشتہ اشاعتوں میں بالتفصیل پیش کر چکا ہے۔ اب عہدنامہ عتیق سے وہ پیشگوئیاں جو گذشتہ انبیاء نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے متعلق فرمائیں اور آپ پر صادق آئیں پیش کی جاتی ہیں۔

دانیال کی کتاب میں لکھا ہے کہ (ملخصاً) یہوداہ کے بادشاہ یہویقیم کی سلطنت کے تیسرے سال میں بابل کا بادشاہ بنوکدنضر یروشلم میں آیا اور اسے گھیر لیا اور ارد گرد کے علاقے بھی فتح کر لئے اس کے درباریوں میں جو حکماء اور دانشور و صاحب علم تھے ان میں دانیال نبی بھی شامل تھے۔ ان لوگوں سے وہ بادشاہ اپنی مشکلات میں مشورے لیا کرتا تھا۔ ایک دن اسے کوئی نہایت ہی ڈراؤنا خواب آیا۔ جس کی وجہ سے وہ بہت ہی پریشان خاطر ہوا۔ اور اپنے درباریوں میں سے ان حکماء کو بلایا اور ان سے یوں گویا ہوا کہ آج رات میں نے اپنی سلطنت کے متعلق ایک نہایت ڈراؤنا خواب دیکھا ہے لیکن مجھے بھول گیا ہے تم اسے ظاہر کرو اور پھر اس کی تعبیر بتاؤ ورنہ بصورتِ عدم تعمیل میں تمہاری ہلاکت کا حکم صادر کر دوں گا۔ وہ حکماء کوئی غیب دان نہ تھے انہوں نے معذرت پیش کی لیکن مقبول نہ ہوئی اور بادشاہ نے بابل کے سارے حکماء کو ہلاک کرنے کا حکم صادر کر دیا۔

دانیال نبی اور اس کے ساتھی بھی حکماء میں شامل تھے ان کو بھی یہ حکم سنایا گیا لیکن دانیال نبی نے بادشاہ سے مہلت طلب کی کہ مجھے اگر مہلت ملے تو میں اس خواب کی تعبیر عرض کروں گا جب بادشاہ نے مہلت دے دی تو گھر جا کر اللہ تعالیٰ سے اس خواب کے متعلق علم چاہا جس کے نتیجہ میں رات کو خواب میں اس خواب کا راز اللہ تعالیٰ نے دانیال نبی پر کھول دیا۔

اس کے بعد دانیال نبی نے بادشاہ سے عرض کیا کہ آپ قتل کا حکم سب کے متعلق منسوخ کر دیں۔ میں وہ خواب اور اس کی تعبیر بتاتا ہوں لیکن یہ راز مجھ پر اس لئے نہیں آشکار کیا گیا کہ میں اوروں کی نسبت زیادہ کرامت والا ہوں بلکہ اس لئے کہ اس کی تعبیر تیرے سامنے بیان کروں تا تو اپنے قصوروں اور جابرانہ حکومت سے باز آجائے۔ اس کے بعد دانیال نبی نے وہ خواب یوں بیان فرمایا۔

"تو نے اے بادشاہ نظر کی تھی اور دیکھا ایک بڑی مورت تھی وہ بڑی مورت جس کی رونق بے نہایت تھی تیرے سامنے کھڑی ہوئی اور اس کی صورت ہیبت ناک تھی۔ اس مورت کا سر خالص سونے کا تھا اس کا سینہ اور اس کے بازو چاندی کے اس کا شکم اور رانیں تانبے کی تھیں اس کی ٹانگیں لوہے کی اور اس کے پاؤں کچھ لوہے کے اور کچھ مٹی کے تھے۔ اور تو اسے دیکھتا رہا یہاں تک کہ ایک پتھر بغیر اس کے کہ کوئی ہاتھ سے کاٹ کے نکالے آپ سے نکلا جو اس شکل کے پاؤں پر جو لوہے اور مٹی کے تھے لگا اور انہیں ٹکڑے ٹکڑے کیا تب لوہا اور مٹی اور تانبا اور چاندی ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے اور تابستانی کھلیان کی بھوسی کی مانند ہوئے اور ہوا انہیں اڑا لے گئی۔ یہاں تک کہ ان کا پتہ نہ ملا اور وہ پتھر جس نے اس مورت کو مارا ایک بڑا پہاڑ بن گیا۔ اور تمام زمین کو بھر دیا"

اس کے بعد اس خواب کی تعبیر بیان کرتے ہیں۔ "وہ خواب یہ ہے اور اس کی تعبیر بادشاہ کے حضور بیان کرتا ہوں تو اے بادشاہ بادشاہوں کا بادشاہ ہے اس لئے کہ آسمان کے خدا نے تجھے ایک بادشاہت اور توانائی اور قوت اور شوکت بخشی ہے اور جہاں کہیں بنی آدم سکونت کرتے ہیں اس نے میدان کے چوپائے اور ہوا کے پرندے تیرے قابو میں کر دئے ہیں۔ اور تجھے ان سبھوں پر حاکم کیا تو ہی وہ سونے کا سر ہے اور تیرے بعد ایک اور سلطنت برپا ہوگی جو تجھ سے چھوٹی ہوگی اور اس کے بعد ایک اور سلطنت تانبے کی جو تمام زمین پر حکومت کرے گی اور چوتھی سلطنت لوہے کی مانند مضبوط ہوگی اور جس طرح کہ لوہا توڑ ڈالتا ہے اور سب چیزوں پر غالب ہوتا ہے ہاں لوہے کی طرح سے جو سب چیزوں کو ٹکڑے ٹکڑے کرتا ہے اسی طرح وہ ٹکڑے ٹکڑے کرے گی۔ اور کچل ڈالے گی۔ اور جو کہ تو نے دیکھا کہ اس کے پاؤں اور انگلیاں کچھ تو کمہار کی مائی کی اور کچھ لوہے کی تھیں سو اس سلطنت میں تفرقہ ہوگا مگر جیسا کہ تو نے دیکھا کہ اس میں لوہا گلائے سے ملا ہوا تھا سو لوہے کی توانائی اس میں ہوگی اور جیسا کہ پاؤں کی انگلیاں کچھ لوہے کی اور کچھ مائی کی تھی سو وہ سلطنت کچھ قوی اور کچھ ضعیف ہوگی اور جیسا تو نے دیکھا کہ لوہے گلائے سے ملا ہوا ہے وہ اپنے کو انسان کی نسل سے ملائیں گے لیکن جیسا لوہا مٹی سے میل نہیں کھاتا۔ ویسا ہی باہم میل نہ کھائیں گے۔ اور ان بادشاہوں کے ایام میں آسمان کا خدا ایک سلطنت برپا کرے گا جو تا ابد نیست نہ ہوگی اور وہ سلطنت دوسری قوم کے قبضہ میں نہ پڑے گی اور وہ ان سب مملکتوں کو ٹکڑے ٹکڑے اور نیست کرے گی۔ اور وہی تا ابد قائم رہے گی جیسا کہ تو نے دیکھا کہ وہ پتھر بغیر اس کے کہ کوئی ہاتھ سے اس کو پہاڑ سے کاٹے آپ نکلا اور اس نے لوہے اور تانبے اور مٹی اور چاندی اور سونے کو ٹکڑے ٹکڑے کیا خدا تعالیٰ نے بادشاہ کو وہ کچھ دکھایا جو آگے کو ہونے والا ہے اور یہ خواب یقینی ہے اور اس کی تعبیر یقینی۔"

دانیال باب ۲ آیت ۳۱ تا ۴۵

اس خواب اور اس کی تعبیر کو جب تاریخ کی روشنی میں دیکھا جائے۔ تو ثابت ہوتا ہے کہ سونے کا سر خود بنوکدنضر یعنی سلطنتِ بابل تھی جس نے اپنے ارد گرد کے تمام علاقے قبضہ میں کئے ہوئے تھے۔ اس سر کے بعد چاندی کا سینہ اور بازو سلطنتِ فارس تھی جس کو اس کے بعد عروج حاصل ہوا۔ لیکن اس نے سلطنتِ بابل سے کم ترقی پائی اور تانبے کا شکم اور رانیں اس کی تعبیر بھی خود دانیال نبی نے ہی کی ہے کہ "پھر اس کے بعد ایک اور سلطنت تانبے کی جو تمام زمین پر حکومت کرے گی" اور یہ سلطنت سکندر اعظم کی سلطنت یونان مراد تھی کیونکہ سکندر اعظم ہی وہ شخص ہے جس نے بڑی سرعت کے ساتھ اس وقت کی تمام بڑی بڑی حکومتوں کو فتح کیا اس کے بعد چوتھی سلطنت یعنی اس مورت کی لوہے کی ٹانگیں وہ سلطنتِ روم تھی۔ جس نے قوموں کی قومیں پاؤں تلے روند ڈالیں۔ اور سب حکومتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دئے۔ یہ بھی واضح رہے کہ اس خواب میں تمام دنیا کی سلطنتوں کے متعلق پیشگوئی نہیں بلکہ وہی سلطنتیں اس کے ضمن میں آسکتی ہیں جن کا سلطنتِ بابل سے تعلق تھا۔ اور تاریخ سے یہ امر ثابت ہے کہ انہی سلطنتوں نے بابل کو یکے بعد دیگرے فتح کیا۔

اب اس مورت کو توڑنے والے پتھر کا ذکر آتا ہے اس پتھر کی تعبیر سے بھی دانیال نبی نے ایک سلطنت ہی مراد لی ہے اور اس کی علامات بھی بتائی ہیں

(۱) وہ سلطنت کسی دنیاوی کاروبار یا دنیاوی قوت سے قائم نہ ہوگی۔

(۲) وہ سلطنت آسمانی ہوگی یعنی خدا تعالیٰ اسے قائم کرے گا۔

(۳) وہ تا ابد نیست نہ ہوگی

(۴) وہ سلطنت دوسری قوم کے قبضہ میں نہ پڑے گی۔

(۵) اور وہ دیگر تمام مملکتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کرے گی۔

اب یہ دیکھنا چاہئے کہ ان سلطنتوں کے بعد وہ کونسی سلطنت ہے جس میں یہ تمام شرائط پائے جاتے ہوں۔ صاف ظاہر ہے کہ اس سے مراد اسلامی سلطنت ہے۔

محمد صادق [illegible] مولوی فاضل [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہاری گام (کشمیر) کے جلسہ میں جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی تقریریں

جلسہ کے انعقاد کی ممانعت کے منسوخ ہو جانے کے بعد ۸ ستمبر کو احمدیوں نے ہاری گام میں جو جلسہ کیا۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے جو نہائت کامیاب ہؤا۔ اس میں دیگر احمدی مبلغین کے علاوہ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے بھی بحیثیت صدر مختلف مواقع پر تقریریں فرمائیں جنہیں خواجہ عبدالغفار صاحب ڈار سنوری نے قلم بند کر کے ارسال کیا ہے۔ ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج ذیل کی جاتی ہیں:۔

جلسہ کی افتتاحی تقریر

جلسہ کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا:۔

اس موقعہ پر میں سب سے پہلے اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرتا ہوں۔ جس نے اس گاؤں میں اس سٹیج پر مجھے کھڑے ہو کر بولنے کی توفیق دی۔ آج سے تین سال پہلے اس ملک کی جو حالت تھی۔ وہ آپ لوگ بھولے نہیں ہوں گے۔ پھر اس حالت کو تبدیل کرنے کے لئے جو جہاد کرنا پڑا۔ اس کا نتیجہ بھی آپ کے سامنے ہے۔ اور یہ امر ہمیشہ آپ کے لئے خوشی کا باعث ہوگا۔ کہ اس جہاد میں جماعت احمدیہ کا بہت بڑا حصہ ہے۔ اور میرے لئے یہ امر مزید شکر گزاری اور خوشی کا باعث ہے کہ میں بھی آپ میں سے ایک فرد ہوں۔ اور خدا تعالےٰ نے مجھے بھی توفیق دی۔ کہ میں نے جناب شیخ محمد عبد اللہ صاحب کے ساتھ دوش بدوش کھڑا ہو کر اس جہاد کو آخر تک نبھایا۔ اور ان حقوق سے متمتع ہونے کے لئے ایک راستہ تیار کیا ہے کہ اگر اہل کشمیر اس پر عقلمندی کے ساتھ گامزن ہوں۔ تو ایک نہ ایک دن اپنے حقوق سے پورے طور پر متمتع ہوں گے۔ جہاں میں شکر اور خوشی کے جذبات کا اظہار کرتا ہوں۔ وہاں تھوڑا سا گلہ بھی بعض ان بھائیوں سے کرتا ہوں۔ جنہوں نے گزشتہ ایام میں ہمارے مذہبی جلسہ کے انعقاد پر بُرا منایا۔ پنجاب میں جو اطلاعات پہونچیں۔ ان سے یہ معلوم ہوتا تھا۔ کہ گویا سارا کشمیر اس بات پر تلا ہؤا ہے۔ کہ آزادی کا وہ مقدس حق جس کے حصول میں جماعت احمدیہ کی قربانیوں کا بہت بڑا دخل ہے۔ اس سے احمدیوں کو متمتع نہ ہونے دیا جائے۔ مگر کشمیر میں پہونچکر مجھے یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی۔ کہ ایسے تنگدل اور متعصب عاقبت نا اندیش لوگ بہت تھوڑے ہیں۔ اور اہل کشمیر ابھی تک ہماری قربانیوں کو نہیں بھولے۔ وہ ان چند لوگوں کے خلاف نفرت کا اظہار کر رہے ہیں۔ جنہوں نے ازراہ شرارت یہ فتنہ اٹھایا۔ چنانچہ ایسے لوگ بکثرت مجھ سے ملے ہیں۔ سری نگر میں بھی۔ اسلام آباد میں بھی۔ اور ان دیگر جگہوں میں بھی جہاں مجھے چند گھنٹے ٹھہرنے کا اتفاق ہؤا:۔

میں سمجھتا ہوں کہ وادی کشمیر میں پبلک فطرت سلیمہ سے محروم نہیں۔ ہاں اس فطرت کو مکدر کرنے والے صرف چند شریر ہوتے ہیں۔ جن کا پول جلدی کھل جاتا ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہؤا۔ مجھے یہ بھی خوشی ہے۔ کہ حکام نے اس بے انصافی کو جو جماعت احمدیہ کے ساتھ کی گئی تھی۔ جلد ہی محسوس کر لیا۔ اور ایک حد تک اس کا تدارک بھی کر دیا ہے گو گذشتہ رویہ سے جماعتوں کو جو نقصان پہونچا۔ وہ اس لحاظ سے ناقابل تلافی ہے کہ ان کا جو وقت اور روپیہ ضائع ہؤا۔ وہ واپس نہیں ہؤا۔ لیکن یہ خوشی جو آپ لوگ اس وقت جلسہ منعقد کر کے محسوس کر رہے ہیں۔ اس نقصان کی ایک حد تک تلافی ہے اور میں اس فکر میں ہوں۔ کہ جو نقصان پہنچ چکا ہے۔ اسے پورا کرنے کے لئے کیا قدم اٹھاؤں:۔

میں اس موقعہ پر اپنے کشمیری بھائیوں کو وہ شیریں سبق یاد دلاتا ہوں۔ جو انہوں نے گزشتہ چار پانچ سال میں سیکھا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ جب تک وہ آپس میں سیاسی سٹیج پر متفق رہے۔ انہوں نے بہت جلد اپنے حقوق کے حصول کے لئے بنیاد قائم کر لی۔ اور اگر آئندہ بھی اسی اتفاق اور اتحاد کے ساتھ بدوش کھڑے رہے تو کبھی ناکامی کا مونہہ نہیں دیکھیں گے۔

لیکن اگر وہ حالت پیدا ہو گی جس کا تھوڑا نمونہ پچھلے دنوں دیکھا گیا ہے۔ یعنی جن حقوق کو شترکہ جہاد سے حاصل کیا گیا ہے۔ ان کے متعلق یہ کوشش کی گئی۔ کہ ایک فریق تو ان سے متمتع ہو۔ اور دوسرا اس سے محروم رہے۔ تو کسی صورت میں بھی کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔ اور ان کی ناکامی لازمی اور حتمی ہے۔ وہ لوگ جنہوں نے آزادی کو اسی شکل وصورت میں استعمال کرنا چاہا۔ کہ لٹھ لے کر دوسروں کے سٹیجوں کو گرانے لگے۔ اور ان کے جلسوں کو زبردستی روکنے لگے۔ تو پھر یہ آزادی ایسی ہے۔ جیسے ایک نادان بچے کے ہاتھ میں کلہاڑی جس کے ساتھ وہ اپنے باغ کے پودوں کو کاٹتا ہے۔ ایسے بچہ سے کیا سلوک ہوگا۔ یہ کہ باغ کا مالک یا اس لڑکے کا باپ اس سے وہ کلہاڑی چھین لے گا۔ آپ لوگ یہ خیال دل سے نکال دیں۔ کہ حاصل کردہ آزادی کسی کے ہاتھ میں اس تنگدلی اور تعصب کے ساتھ قائم رہ سکتی ہے۔ وہ اگر آج ہے تو کل ان سے چھین لی جائے گی۔ اور وہ اپنی پہلی حالت سے بھی بدتر حالت کا مشاہدہ کریں گے۔ ہم احمدیوں میں اور دوسرے مسلمانوں میں کیا فرق ہے۔ ہمارا کلمہ۔ نماز روزہ۔ قبلہ ایک ہے۔ ہمارے سیاسی اور ملکی فوائد مشترک ہیں۔ پھر ہم کیوں ایک دوسرے کے گلے پر چھری پھیرنے کے لئے آگے بڑھیں۔ جب فرقوں کی بنیاد قرآن کریم رہے۔ اور مختلف علماء آیات کے معانی مختلف کرتے ہیں۔ تو بجائے لڑنے جھگڑنے کے ہمیں چاہیئے۔ کہ ہم عقل سے فیصلہ کریں کہ کونسے معنے کسی آیت کے صحیح ہیں اور کونسے عقائد اسلام کی اصل تعلیم کے مطابق ہیں۔ یاد رکھو جب تک مسلمان ایک دوسرے کے دشمن رہیں گے۔ اور کسی نقطہ پر متحد نہ ہوں گے۔ اس وقت تک ملکی حقوق اور مذہبی آزادی حاصل نہیں کر سکتے جب آپ لوگوں نے تفرقہ کو بالائے طاق رکھ کر کام کیا۔ تو کامیابی نے مونہہ دیکھایا اب بھی کامیابی اسی طرح حاصل ہوگی۔ بلکہ جو تھوڑی بہت حاصل ہو چکی ہے۔ وہ قائم رکھی جا سکے گی۔

پیشتر ازیں کہ جلسہ شروع ہو۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ تمام احباب میرے ساتھ مل کر دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہمیں وہ نور معرفت اور وہ دل گردہ عطا فرمائے۔ جس کے ذریعہ ہم اپنے حقوق سے فائدہ اٹھا سکیں۔ اور اپنے بھائیوں اور ہمسائیوں کے لئے بھی فائدہ اٹھانے کا موقعہ بہم پہنچائیں۔ نہ خود کسی پر ظلم کریں۔ اور نہ کسی کو کسی پر ظلم کرنے دیں:۔

پہلے اجلاس کے اختتام پر تقریر

یہ سٹیج جس پر آج بعض احباب نے احمدیت کے متعلق تقریریں کی ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قائم کیا ہؤا ہے اور یہ اسی جگہ نہیں بلکہ دنیا کے کونے کونے میں ہے۔ یہ سٹیج اس جگہ بھی ہے۔ جہاں عیسائی لوگ یعنے حضرت مسیح علیہ السلام کے پرستار بستے ہیں۔ اور جن کے مقابل ہماری تبلیغی جدوجہد کا اصل محاذ ہے۔ وہاں اس سٹیج کے ذریعہ مسیحی لوگوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام پوری آزادی سے پہونچایا جاتا ہے۔ اور وہ وسیع حوصلگی اور خندہ پیشانی سے سنتے ہیں۔ اس سٹیج پر تقریر کرنے کے لئے جو آتا ہے وہ بچہ ہو یا بوڑھا پڑھا ہؤا ہو یا ان پڑھ نہائت پاکیزہ اور لطیف معارف بیان کرتا ہے۔ جیسا کہ اس وقت آپ لوگ اس کا نمونہ دیکھ چکے اور سن چکے ہیں ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ میں ہاتھ دیتے ہوئے یہ وعدہ کیا تھا۔ کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔ پس اس لحاظ سے ہمارا فرض ہے۔ کہ دین کی صحیح تعلیم کو دنیا تک پہونچائیں۔ پس ہم اسلام کی تبلیغ کرنا اپنا فرض اولین یقین کرتے ہیں۔ یہ غلط ہے کہ ہم نے کشمیر کی گذشتہ تحریک کے شروع میں یا اس کے دوران میں کسی وقت یہ وعدہ کیا۔ کہ ہم دین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی تبلیغ نہیں کریں گے - ہم نے کبھی ایسا وعدہ نہیں کیا۔ اور اگر ہم ایسا وعدہ کرتے تو ہم بیعت کے عہد میں جھوٹے ٹھیرتے۔ ہم سے ہر ایک قربانی کی توقع کی جا سکتی ہے اگر کشمیر کی بہبودی اس بات سے وابستہ ہو۔ کہ ہم ہمالیہ جتنی بڑی مشکلات میں اپنے تئیں ڈالا جائے یا اس کی سر بفلک برفانی چوٹیوں پر چڑھنے کی آزمائش کی جائے۔ تو ہم اس کے لئے تیار ہیں۔ اسی طرح اگر کشمیر کی بہبودی ہمارے اموال اور ہمارے نفوس اور ہماری عزتوں کی قربانی سے وابستہ ہے تو ہم خدا اس راہ میں ہر قربانی بخوشی برداشت کریں گے۔ غرض ہم ہر تکلیف برداشت کریں گے مگر ایک چیز ہے جو بہت ہی عزیز ہے۔ اسے ہم کسی صورت میں قربان نہیں کر سکتے۔ وہ کیا ہے۔ وہ یہی مذہبی تبلیغ ہے جس کا نتیجہ آپ کے سامنے ہے۔ اس تبلیغ میں ہماری بلکہ تمام مسلمانوں کی بلکہ تمام دنیا کی زندگی کا راز مضمر ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم ایک طرف نہ صرف مسلمانوں بلکہ دیگر اقوام کی نجات کے لئے کوشاں ہوں۔ اور دوسری طرف جس کے ساتھ ان کی حقیقی نجات اور حقیقی زندگی وابستہ ہے اسے بعض نادانوں کے شور کی وجہ سے ترک کر دیں۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ظلم ہوگا۔ کہ اپنی جسمانی نجات کے لئے جہاد میں شریک ہونے کی دعوت ہمیں دی جائے۔ مگر اس کے ساتھ ہم سے یہ مطالبہ بھی کیا جائے یا ہم سے توقع رکھی جائے کہ ہم اس دنیا کے دور کی خاطر اپنی اس مقدس چیز کو قربان کر دیں جس کا تعلق ایک طرف ہمارے اور خدا تعالیٰ کے تعلق سے ہے اور دوسری طرف بندوں کی سلامتی کے ساتھ۔ ہم نے تحریک کشمیر کے کسی زمانہ میں بھی اپنے ان جذبات کو مخفی نہیں رکھا نہ صرف حضرت امام جماعت احمدیہ نے تبلیغ کے متعلق آزادی اور اس کے مبارک نتائج اور اس میں جماعت احمدیہ کی ذمہ داری اور صحیح پوزیشن کے متعلق تقریر و تحریر ا

غیر مبہم الفاظ میں متعدد بار اعلان فرمایا ہے اور ان کی موجودگی میں یہ کہنا۔ کہ ہم نے کسی وقت یہ عہد کیا تھا۔ کہ ہم وادی کشمیر میں تبلیغ نہیں کریں گے۔ ہرگز درست نہیں ہو سکتا۔ اور ہمارے واضح اعلانات کی موجودگی میں نہ کسی کو کوئی غلط فہمی پیدا ہونے کا امکان ہے۔ بلکہ ۱۹۳۱ء میں پتھر مسجد سری نگر میں مسلم کانفرنس کے دور میں آنے سے پہلے میں نے ایک جم غفیر میں یہ حقیقت واضح طور پر بیان کر دی تھی۔ کہ ہم سے یہ توقع رکھنا کہ تبلیغ جیسے مقدس فرض کو ہم ترک کر دیں گے۔ نہ صرف ایک امید موہوم ہے۔ بلکہ ہم پر انتہائی ظلم بھی ہے۔ کیونکہ پیٹ کے دھندوں کی خاطر کسی کی مذہبی آزادی چھیننے کا مطالبہ کرنا سوائے اس کے اور کسی بات پر دلالت نہیں کرتا۔ کہ ایسا مطالبہ کرنے والا پرلے درجہ کا بے انصاف ہے۔

ہمیں تحریک کشمیر کے ساتھ پوری پوری ہمدردی ہے۔ اور ہمارے اندر سچی تڑپ ہے۔ کہ اہل کشمیر بلا تفریق مذہب و ملت اپنے حقوق سے دیگر بنی نوع انسان کی طرح متمتع ہوں۔ اور ہماری اس خواہش کے صدق اور اخلاص پر اس سے بڑھ کر اور کیا دلیل ہو سکتی ہے۔ کہ ہم نے اس راہ میں وہ وہ خدمتیں کی ہیں۔ کہ کشمیر میں اور کشمیر کے باہر اپنوں اور غیروں نے بھی ہماری ان خدمات کا اعتراف کیا ہے۔ یہاں تک کہ بعض کشمیری احباب کی تحریک پر حضرت امام جماعت احمدیہ نے یوم التبلیغ کو بھی وادی کشمیر میں عرصہ تین سال کے لئے ملتوی فرما دیا۔ جب کہ اسے دنیا کے کونے کونے میں منایا جاتا رہا ہے۔ جن جذبات کے ساتھ ہم تبلیغ جیسے مقدس فرض کو دیکھتے ہیں۔ ان کے پیش نظر یہ بہت بڑی قربانی تھی۔ اگرچہ ہم یقین رکھتے ہیں کہ ایسے مطالبات کہ یوم التبلیغ کو بند کیا جائے۔ طفلانہ مطالبات ہیں۔ اصل چیز جو ہر مذہب و ملت کے لئے مبارک اور

سلامتی کا موجب ہو سکتی ہے۔ وہ وہ روح تراضی ہے جو اسلام کا مایہ ناز درس ہے۔ مگر ہم نے بعض لوگوں کی اس خواہش کو بھی پورا کر دیا۔ اور تین سال کے لئے یوم التبلیغ کشمیر میں نہیں منایا۔ تا فساد کا اندیشہ نہ ہو۔ مگر اب آپ نے تجربہ دیکھ لیا کہ جنہوں نے فضا کو مکدر کرنا ہے۔ انہیں کوئی بہانہ ملے یا نہ ملے۔ انہوں نے اپنا کام بہر حال کرنا ہے۔ مگر ایسے لوگ یاد رکھیں۔ کہ مذہبی آزادی اور اس قسم کے دوسرے حقوق کے راستہ میں رخنے ڈالنا درحقیقت عقلمندوں پر یہ ثابت کرنا ہے۔ کہ آزادی اور حقوق کا ڈھونگ رچانے والے ان چیزوں کے لئے ابھی وہ اہلیت نہیں رکھتے جو استفادہ حاصل کرنے کے لئے ازبس ضروری ہے۔

اس کے بعد پہلا اجلاس پونے ایک بجے دعا پر برخاست ہوا۔

دوسرے اجلاس کے اختتام پر تقریر

دوسرے اجلاس کے اختتام پر فرمایا۔ میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ ہم اس وقت جلسہ منعقد کرنے کے بعد فارغ ہو رہے ہیں۔ بظاہر حالات ایسے پیدا ہو گئے تھے۔ کہ یہ معلوم ہوتا تھا ہم دو ماہ تک جلسہ نہیں کر سکیں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے وہ تمام روکاوٹیں دور کر دیں۔ ہمارے ہاتھ میں دو ہتھیار ہیں۔ ایک قلم اور دوسرے دعا۔ ان کو ہمیشہ استعمال کرتے رہو۔ میں جب سری نگر آنے لگا تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں عرض کیا کہ میری کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ حضور نے میرے لئے دعا فرمائی۔ ہم راستہ میں بھی دعا کرتے اور کراتے آئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان دعاؤں کے نتیجے میں تمام مشکلات کو دور کر دیا۔ جب میں سری نگر آیا۔ تو پیرزادہ عبد القدوس صاحب نے اپنی دو خوابیں سنائیں۔ ان میں سے ایک

منذر تھی۔ اور ایک مبشر۔ منذر خواب تو جلسہ بند ہونے سے پوری ہو گئی۔ اور مبشر خواب یہ تھی کہ انہوں نے دیکھا کہ میں (زین العابدین) ایک سوٹے سے سانپوں اور بچھوؤں کے ٹکڑے ٹکڑے کر رہا ہوں۔ یہ خواب بھی خدا کے فضل سے پوری ہو رہی ہے۔ یعنی وہ مخالفین جنہوں نے ہمارے جلسہ کو بند کرنے کی کوشش کی وہ خائب و خاسر ہوئے۔ حکومت نے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر کے دراصل ہمارے رستے جابجا سانپ اور بچھو پیدا کر دئے تھے۔ وہ پہلے بھی موجود تھے مگر اپنی بلوں اور سوراخوں میں سوئے پڑے تھے۔ مگر بعض شریر لوگوں کی انگیخت سے دفعہ ۱۴۴ کی شریر لیقین(?) نے جابجا احمدیوں کو ایذائیں دینا شروع کر دی تھیں۔ سو اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ حکومت نے اپنی غلطی کو جلدی ہی محسوس کر لیا اور اس دفعہ کو منسوخ کر دیا جس سے وہ سانپ اور بچھو اپنے بلوں میں پھر جا گھسے۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں۔ مخدومی صاحب کے خواب کی یہی تعبیر ہے جو پوری ہوئی۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ خوف کے مقام پر ہمارا اللہ ہمارا حقیقی [illegible] ہے ہمارے ساتھ ہے۔ پس آپ عزیز ہیں کہ اپنے عہد بیعت کو نبھائیں۔ آپ لوگوں کو چاہیے کہ کسی طاغوتی طاقت کے سامنے نہ جھکیں۔ اور قانون کی حدود کو قائم رکھتے ہوئے آزادانہ طور پر اپنے حقوق سے متمتع ہوں۔ آپ اصحاب موسیٰ علیہ السلام کی طرح نہ ہوں جنہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا۔ فاذہب انت وربک فقاتلا انا ھھنا قاعدون۔ بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی طرح ہوں۔ جنہوں نے حضور کے دائیں بائیں آگے پیچھے لڑنے کا نہ صرف زبان سے اظہار کیا بلکہ عملی طور سے کر دکھایا۔ ہمارا ایمان ان ساحروں کے ایمان سے مضبوط ہونا چاہیئے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو سچا سمجھ کر جب ایمان لے آئے تو پھر فرعون کی اس دھمکی کی کچھ پرواہ نہ کی کہ وہ ان کے ہاتھ پاؤں کٹوا کر

بہترین ہاف ٹون
رنگین ہاف ٹون اور لائن
بلاک بنانے والے

جائداد خریدنے والوں کیلئے سنہری موقع

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صدر انجمن احمدیہ قادیان نے اشاعت اسلام کے لئے بعض اہم ضروریات کے پیش نظر بعض جائدادوں کو فروخت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جن میں سے بعض قادیان میں اور بعض دیگر مقامات پر واقع ہیں۔ جو دوست اس موقع سے فائدہ اٹھانا چاہیں وہ جلد از جلد اپنی درخواستیں بھیج دیں۔ جہاں جہاں یہ جائدادیں واقع ہیں۔ وہاں کے عہدیداران جماعت اگر خود نہ خرید سکتے ہوں۔ تو کوشش کرکے دیگر احباب کو ان کی خریداری پر آمادہ کریں۔ تفصیل جائداد حسب ذیل ہے۔

ناظم جائداد

تفصیل	اندازہ مالیت
قطعہ اراضی ۱۷۱ کنال نمبر خسرہ ۳۶۲ واقعہ موضع سوہاوا تحصیل پھالیہ ضلع گجرات	سار
اراضی ۱۶ کنال ۴ مرلہ واقعہ راہوں ضلع جالندھر	اسمار
مکان موسومہ چودہری نصر اللہ خان صاحب مرحوم والا واقعہ قادیان محلہ دارالعلوم	الـ رر
اراضی ۱۶ کنال واقعہ موضع جمال گڑھی تحصیل مردان ضلع پشاور	سار
اراضی واقعہ موضع گلانوالی ۴ کنال ۱۱ مرلہ تحصیل بٹالہ	مارصہ
اراضی واقعہ موضع حمزہ ۵ امرلہ تحصیل و ضلع امرتسر	ماصہ
اراضی ۴ کنال نہری واقعہ موضع ہلال پور ضلع سرگودہا	لعمار
اراضی ۴ کنال واقعہ موضع چک سندہواں ضلع گوجرانوالہ	مار
اراضی ۳ کنال ۳ مرلہ واقعہ موضع اجمیر تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور	صہ
اراضی ۱۱ کنال ۱ مرلہ چاہی نہری تحصیل جامپور ضلع ڈیرہ غازی خان	الـ رر
اراضی ۲ کنال واقعہ موضع سڑوعہ ضلع ہوشیارپور و ایک مکان خورد	سار
حصہ کوٹھی واقعہ محلہ دارالانوار حق مرتہنی بالعوض مبلغ	الـ رر
مکان بابو وزیر خان صاحب واقعہ قادیان محلہ ارائیاں حق مرتہنی بالعوض مبلغ	ستعار
اراضی ۱۱ کنال ۱۵ مرلہ نہری واقعہ چک ۲۲۶ گ ب تحصیل سمندری ضلع لائلپور	۲۰۰۰ رر
مکان ملکیہ مبارک علی والا واقعہ محلہ دارالرحمت قادیان کا حق مرتہنی بالعوض مبلغ	للغار
اراضی موضع رائےپور ضلع سیالکوٹ ۱۳ کنال ۱۴ مرلہ	۲
اراضی موضع تلونڈی عنایت خان رقبہ ۴ کنال ضلع سیالکوٹ	صمار
اراضی ۱۱ کنال ۱۶ مرلہ نہری واقعہ گوکھووال ضلع لائلپور	لعہ
قطعہ اراضی سفید ۵ مرلہ واقعہ محلہ دارالفضل قادیان مرہونہ بالعوض مبلغ	ماصہ
مکان پختہ واقعہ قادیان اندرون قصبہ خرید کردہ از کشن سنگھ صاحب	للعماصہ
اراضی موضع ہمبڑاں ایک بگیہ ضلع لدھیانہ	۱۲
اراضی زرعی آمدہ بحساب وصیت مولوی عبدالمنان صاحب و عبدالسلام صاحب کاٹھ گڑھ الـ جبی موضع ڈڈا بانگو ضلع گورداسپور رقبہ ۴ کنال	ماللعہ رر
اراضی ۱۲ کنال ۱ مرلہ اراضی نہری واقعہ محمد آباد تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور	سار
اراضی ۷ کنال ۱۲ مرلے واقعہ ادرا ضلع سیالکوٹ	للعار
اراضی ۲ کنال واقعہ موضع پکا گڑھ ضلع سیالکوٹ	۱۲
اراضی ۴ کنال ۱۳ مرلہ بارانی موضع بھوگانہ ضلع ہوشیارپور	مار
مکان موسومہ میاں سراج الدین صاحب مرحوم والا واقعہ محلہ دارالفضل قادیان	عہ رر
اراضی ۲ کنال ۱۲ مرلہ موضع ملٹہ صوبہ سرحد	صہ
اراضی ۴ کنال ۱۶ مرلہ واقعہ احمدآباد دنواں پنڈ یہ	مار
اراضی بالعوض مبلغ ۱۰ رر ہمارے پاس رہن ہے ۱۲ للعہ	
رقبہ سفید ۱۴ مرلہ واقعہ بستی بلوچاں مشمولہ شیخوپورہ	سار
مکان واقعہ نکیریاں ضلع ہوشیارپور	لعہ
اراضی ۲ کنال ۱۵ مرلہ حق مرتہنی بالعوض مبلغ ۱۲ صہ جو ہمارے حق میں ہبہ ہے۔ موضع دیول متصل اٹھوال	

برص

سفید داغ، اگر آپ ہر طریقہ علاج کو برت چکے ہیں۔ اور فائدہ نہ ہوا ہو۔ تو آپ بطور نمونہ ہمارا اکسیر برص استعمال کر کے دیکھیں۔ ہم آپ سے وعدہ کرتے ہیں۔ کہ ہفتہ کے اندر فائدہ نہ ہونے کی صورت میں حلفیہ تحریر پر کل قیمت واپس کر دی جائے گی۔ قیمت معہ محصولڈاک صرف ۲ روپے ہے۔

فقیری کٹیا گنتی سمری عنہ ۱۹۰ در بھنگہ

تریاق معدہ و جگر

یہ مشہور و معروف مرکب ہزارہا انسانوں پر تجربہ ہو کر ایک بے نظیر مرکب ثابت ہو چکا ہے ضعف جگر۔ بھس۔ کمی خون۔ جلن ہاتھ پاؤں۔ دل دھڑکن۔ زردی بدن۔ تپ۔ تلی۔ بلبرلی بخار وغیرہ عوارضات کے لئے اکسیر ہے۔ علاوہ ازیں جریان۔ احتلام کے لئے شرطیہ علاج ہے۔ بیس سالہ جریان احتلام فوراً کافور ہو جاتا ہے۔

خوبصورت گولیاں کھانے میں آسان فوائد میں بے نظیر۔ جملہ عیوب سے پاک ہیں اس کا کوئی جزو کسی مذہب میں حرام نہیں۔ قیمت فی شیشی دو روپے علاوہ محصولڈاک۔

المشتہر:۔ شیخ سردار احمد مہتمم دواخانہ احمدیہ عمر والہ ڈاکخانہ بھاگووال ضلع گورداسپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علے رسولہ الکریم

هوالناصر۔ هوالشافی

میں مطب نوازی کی صد مایہ ناز و دیرینہ مجرب ایجاد

"موٹاپا دور"

ہوں۔ وہ لوگ جو مہینہ مہینہ بھر صرف اس لئے کہ ہمارا موٹاپا دور ہو جائے خوراک نہیں کھاتے۔ میں ان کے لئے بلا پرہیز بلا ضرر آب حیات ہوں۔ ہر روز ۲ اونس (۵ تولہ) وزن کم کرتا ہوں۔ میرے استعمال سے بعد از ولادت بڑھا ہوا پیٹ اصلی حالت پر آجاتا ہے۔ میرا استعمال صحت کو بحال رکھتا ہوا جسم پھرتیلا بناتا ہے۔ مجھے زن و مرد استعمال کر کے بفضل خدا فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ میری کم قیمت غربا اور امرا کے لئے پسندیدہ ہے۔ میں ریل میں بیٹھ کر دور دور کی سیر کرتا ہوں۔ اے خداوند کریم مجھ سے ہر ایک بیمار کو شفا حاصل کر توفیق دے۔ میری قیمت مکمل ایک ماہ کے لئے پانچ روپے محصول ۹ آنے ہے۔

نوٹ۔ مکمل حالات لکھا کریں۔ پتہ مردانہ ۔۔ مردانہ مطب نوازی کھرڑ انبالہ
پتہ زنانہ :۔ زنانہ مطب نوازی کھرڑ انبالہ

پنجاب اورینٹل کالج بکس

یعنے

امتحان منشی تا منشی فاضل اور ادیب تا ادیب فاضل کی

تمام نئی اور پرانی کتابیں

ہم سے بارعایت ملتی ہیں۔ اور عموماً بہت سی نئی کتابیں ہی پرانی کتابوں کی قیمت (۲/۱) پر مل جاتی ہیں۔

منیجر دی سٹوڈنٹس اون بک ڈپو موہن لال روڈ لاہور

پتہ مطلوب ہے

چودہری غلام احمد صاحب ولد چودہری نور علی صاحب قوم جٹ جالب سکنہ کی کوٹلی تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کا موجودہ ایڈریس مطلوب ہے۔ اگر کسی دوست کو معلوم ہو۔ تو مطلع فرمائیں۔ یا اگر خود چودہری غلام احمد صاحب کی نظر سے یہ پرچہ گزرے۔ تو وہ اپنے حالات سکونت و روزگار وغیرہ سے اطلاع دیں۔ پہلے ایک دوست نے ان کا پتہ اندرون بھاٹی دروازہ معرفت غلام محمد صاحب۔ جو پتہ نمبر ۲ گڑیا تھا۔ بنگلہ ہو گئے۔ دوستوں نے ان کا پتہ نہیں دیا معلوم ہوتا ہے۔ وہاں نہیں ہیں۔ ناظر بیت المال قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نمبر ۴۷۳۹۔ منکہ امۃ اللہ بیگم زوجہ مستری فیض احمد صاحب قوم راجپوت عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن جموں بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۷؍۳؍۳۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

(۱) میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہوگی۔ اس کے ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

(۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان ایں بد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی؛

(۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے مبلغ ۱۵۰۰ روپیہ مہر ہے۔ بصورت زیور ایک ہزار روپیہ اور نقد پانصد روپیہ اور میں اپنی جائداد کا ⅒ حصہ ۳۰۰ روپیہ سرٹیفکیٹ آنے پر انجمن میں داخل کرا دونگی

العبد۔ راقمہ امۃ اللہ بیگم زوجہ فیض احمد جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ جموں؛

گواہ شد۔ مستری فیض احمد خاوند موصیہ

گواہ شد۔ محمد ابراہیم بی۔ اے قادیان۔

نمبر ۴۷۵۴۲۔ منکہ عنایت بیگم زوجہ حکیم محمد عالم صاحب قوم آرائیں عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن قادیان دارالرحمت ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸ مارچ ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے صرف حق مہر مبلغ تین صد روپیہ جوکہ میرے خاوند کے ذمہ ہیں۔ میں ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی؛

العبد۔ عنایت بیگم بقلم خود

گواہ شد۔ محمد عالم خاوند موصیہ بقلم خود

محلہ دارالرحمت قادیان

گواہ شد۔ محمود احمد بقلم خود احمدیہ میڈیکل ہال قادیان سکرٹری وصایا محلہ دارالرحمت۔

نمبر ۴۶۱۳؛ منکہ سید برکت علی شاہ ولد سید مہر شاہ صاحب قوم سید گیلانی پیشہ زمیندارہ عمر ۵۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۵ء ساکن چک قاضیاں ڈاک خانہ خاص تحصیل شکر گڑھ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹؍۸؍۳۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں؛

میرے پاس چھ گھماؤں یا ۴۸ کنال زمین زرعی ہے۔ جس کی قیمت موجودہ شرح کے حساب سے ۱۰۰ فی گھماؤں کے حساب سے ۶۰۰ ہوتی ہے۔ اس کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور لکھ دیتا ہوں۔ کہ میری وفات کے وقت انجمن مذکور کو اختیار ہوگا۔ کہ وہ خواہ وہ زمین ⅒ حصہ رکھے۔ یا اس کے عوض نقد رقم وصول کرے۔ جس کے لئے میرا لڑکا جو احمدی ہے۔ اور دفتر بیت المال میں انسپکٹر بیت المال ہے۔ مبلغ ۶۰ روپے نقد ادا کرے گا۔ یا زمین پر قبضہ صدر انجمن احمدیہ کو دے دیگا۔ میرا لڑکا جو احمدی ہے اس کا نام سید محمد لطیف ہے۔ میری پرورش میرے بچے کرتے ہیں۔ اور زمین کی پیداوار بھی وہی کھاتے ہیں۔ اس کے علاوہ میری کوئی آمدنی نہیں ہے۔ اگر بعد ازیں میری کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ چند حروف بطور وصیت تحریر کردیے ہیں۔

العبد نشان انگوٹھا سید برکت علی شاہ قادیان

گواہ شد۔ محمد ایوب احمد ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر دارالرحمت قادیان

گواہ شد۔ سید محمد لطیف انسپکٹر بیت المال قادیان

عمل جراحی میں حیرت انگیز ایجاد

ڈلروز رجسٹرڈ

ہمیشہ جراحی سے بچاتی ہے

ڈلروز پھوڑا۔ پھنسی۔ بغلاں۔ پھوڑا۔ ہر قسم کی داد۔ چنبل۔ گوت۔ ناسور۔ طاعون۔ بھگندر۔ رسولی اور ہر قسم کے غدود اور گلٹی کو تحلیل کرنے کی بیرونی اور تیر بہدف دوائی ہے۔ ہر قسم کے زہریلے جانور کے ڈسے کا اور دیوانہ سگ کاٹے کا بے مثل علاج ہے۔ یہ دوائی جیسی انسان کیلئے مفید ہے ویسے ہی حیوان اور پرند کیلئے بھی مفید ثابت ہوئی ہے۔ دوران استعمال میں زخم کو باندھنے کی ضرورت ہے اور نہ نہانے کی ممانعت۔ اور نہ کپڑے خراب ہوتے ہیں۔ اس کا استعمال زخم کی سوزش درد اور خون کے اجرا کو فوراً بند کرتا ہے۔ معمولی پھنسی پھوڑے پر اس کا ایک دو دفعہ لگا دینا کافی ہے اس دوائی کا ہر گھر میں رکھنا ضروری ہے۔ یہ دانت درد سوروں اور دیگر اعضا کی دردوں کے لئے بھی اکسیر ثابت ہوئی ہے۔

قیمت فی شیشی کلاں دو روپیہ اور فی شیشی خورد ایک روپیہ محصول ڈاک ذمہ خریدار۔

المشتہر

طاہر الدین اینڈ سنز انار کلی لاہور

پستول منگاؤ پستول چلاؤ

گرجدار آواز بے انتہا خوفناک صورت غرض بالکل اصلی پستول کی مانند ہے۔ صرف فرق یہ ہے۔ کہ اصلی پستول سے آدمی یا جانور مر جاتا ہے اور اس کے فائر کرنے سے حواس باختہ ہوکر بھاگ جاتا ہے۔ کیونکہ اس کا فائر کرنے سے بے حد دہشتناک آواز نکلتی ہے۔ جو سننے والے کا دل ہلا دیتی ہے۔ اسی وجہ سے گورنمنٹ نے ہمارے پستول پر صوبہ برما اور بنگال اور بہار اڑیسہ کے چار علاقوں میں لائسنس بھی لگا دیا ہے۔ کیونکہ وہاں کے باشندے اس پستول کو غلط طریقہ پر استعمال کرتے تھے۔ اور گورنمنٹ کو مجبوراً ان چار صوبوں میں حکم جاری کرکے اس پستول پر لائسنس لگانا پڑا۔ باقی تمام ہندوستان کے لئے پوری آزادی ہے۔ اور ہر شخص نہایت آزادی کے ساتھ اپنے پاس رکھ سکتا ہے۔ ایک وقت میں اس پستول کے اندر دس کارتوس رکھ سکتے ہیں۔ اور پھر جب چاہیں فائر کرسکتے ہیں۔ جب کارتوس ختم ہوجائیں۔ تو پھر دوبارہ دس بھر لیں۔ بہت مضبوط ہے۔ اور جان ومال کی حفاظت کے لئے بہترین چیز ہے۔ دیکھنے میں بالکل اصلی پستول معلوم ہوتا ہے۔ ہم اس کے ساتھ سو کارتوس مفت بھیجتے ہیں۔ قیمت ایک عدد پستول مع سو کارتوس صرف چار روپے (للعہ) محصولڈاک آٹھ آنے (۸) اس کے کارتوس علیحدہ بھی بکتے ہیں۔ جب کارتوسوں کی ضرورت ہو۔ تو ہم سے منگائیے۔ ایک روپیہ کے چھ درجن (۷۲) ملتے ہیں۔ واضح رہے کہ پستول بچوں کا کھلونا نہیں ہے۔

ملنے کا پتہ: منیجر یونین امپورٹ کمپنی ۸۲۰ دریا گنج دہلی

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیت المقدس ۲۶ ستمبر۔ جنین کے قریب سرکاری فوج اور عربوں کے درمیان شدید جنگ ہوئی۔ برطانی طیاروں نے بم گرائے۔ جن سے ۱۲ عرب ہلاک اور مجروح ہوئے۔

الہ آباد ۲۶ ستمبر۔ کل دوپہر۔ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس نے سی آئی ڈی اور باوردی پولیس کی بھاری جمعیت کی معیت میں آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے شعبہ خارجہ کی تلاشی لی اور پولیس اپنے ہمراہ متعدد کاغذات لے گئی تلاشی کے وقت پنڈت جواہرلال اور ڈاکٹر آر ایم ایہ سیکرٹری پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ موجود تھے۔

شنگھائی ۲۶ ستمبر۔ جاپانی بحری فوج ہنکاؤ سے واپس بارکوں میں بلائی گئی ہے صرف اس مقام پر فوجی پہرہ ہے جہاں جاپانی سپاہی قتل کیا گیا تھا۔ جاپان کے دفتر خارجہ نے یقین دلایا ہے کہ مستقبل قریب چین اور جاپان کے تعلقات منقطع ہوجانے کا اندیشہ نہیں۔ ہم گفت وشنید سے اس عقدہ کو سلجھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن اندیشہ ہے اگر چین نے مخلصانہ تعاون نہ کیا۔ تو گفت وشنید سے کچھ نتیجہ نہ نکلے گا۔

لنڈن ۲۶ ستمبر۔ مسٹر ایڈن نے لیگ اوف نیشنز کی اسمبلی میں برطانیہ اور یورپ کی پالیسی پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ برطانیہ قوموں کو دو کیمپوں میں تقسیم کرنا نہیں چاہتا۔ مزید کہا برطانیہ ہرگز برداشت نہیں کرسکتا۔ کہ کوئی قوت ان سے ان کی جمہوریت چھین لے ہمیں ایک دوسرے کے طریقہ حکومت کا احترام کرنا چاہیئے۔ ہمیں ایک بین الاقوامی نظام کی ضرورت ہے۔ جو حکومتوں کے تنازعات کو ختم کرا سکے۔

برلن ۲۶ ستمبر۔ زیکوسلاویکیا اور رومانیہ نے ان الزامات کے خلاف جرمنی سے شدید احتجاج کیا ہے۔ جو جرمنی میں ان کے خلاف عاید کئے جا رہے ہیں۔ زیکوسلاویکیہ کے نوٹ میں لکھا ہے کہ روس سے ہماری دوستی کے متعلق الزامات جرمن اخبارات میں مصرانہ عاید کئے جا رہے ہیں۔ حالانکہ ان کی مسلسل طور پر تردید کی جا رہی ہے۔ رومانیہ کے وزیر نے بھی جرمن جرائد کے بیانات پر احتجاج کیا ہے اور اعلان کیا ہے کہ تردید کے باوجود ان الزامات کے اعادہ سوائے اس کے اور کوئی مطلب نہیں رکھتا۔ کہ رومانیہ کے خلاف جرمنی کے باشندوں کو برانگیختہ کیا جائے۔

لنڈن ۲۸ ستمبر۔ گذشتہ شب ہیل سلاسی جنیوا سے یہاں وارد ہوئے۔ حبشی وفد کے ایک رکن کا بیان ہے کہ نجاشی سفر جنیوا کے نتیجہ سے بہت خوش ہیں۔ اور انہیں اس امر کا احساس ہے۔ کہ حبش کے لئے بحالات موجودہ جو کچھ کیا جاسکتا تھا۔ وہ کر دیا گیا۔

لنڈن ۲۶ ستمبر۔ شرق اردن میں بغاوت کے آثار رونما ہوگئے ہیں۔ تازہ ترین اطلاع مظہر ہے۔ کہ برطانی ہائی کمشنر متعینہ شرق اردن نے عمان میں بہت سے اعلیٰ حکام کی معیت میں حالات کا معائنہ کیا۔ لیکن وہ جہاں گئے۔ لوگوں نے عربوں کی حمایت میں زبردست مظاہرے کئے۔ مظاہروں کے دوران میں زبردست ہنگامے اور فسادات بھی رونما ہوئے۔ مظاہرین نے چار فوجی سپاہیوں کو گولی کا نشانہ بنا دیا۔

پیرس ۲۶ ستمبر۔ گذشتہ دنوں نوریمبرگ کی نازی کانگرس میں ہٹلر نے جو تقریر کی تھی اس نے تمام یورپ کو آنے والے خطرہ کا مقابلہ کرنے کے لئے مجبور کر دیا ہے۔ فرانس نے جرمن کا مقابلہ کرنے کے لئے اپنی حربی قوت کے استحکام کی خاطر ۸۵ کروڑ تیس لاکھ پونڈ خرچ کرنا منظور کیا ہے۔ فوجیوں کی تنخواہوں میں ۵۰ فیصدی کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ اور جو لوگ سبکدوش ہوجانے کے بعد دوبارہ بھرتی ہونگے۔ ان کی تنخواہ میں سو فیصدی اضافہ کیا جائیگا۔

ماسکو ۲۶ ستمبر۔ روسی افواج کے سپہ سالار اعلیٰ مارشل وارشلوف نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ سرخ فوج دشمن سے جہاں کہیں وہ جائے۔ مقابلہ کرنے کے لئے اچھی طرح تیار ہے۔ وزیر دفاع نے کہا کہ اگر دشمن نے روس پر حملہ کیا۔ تو اسے دندان شکن جواب دیا جائے گا۔ مزید کہا۔ کہ آئندہ جنگ خوفناک ہتھیاروں سے لڑی جائے گی۔ یہ جنگ اپنی نوعیت کی پہلی اور آخری جنگ ہوگی۔

لنڈن ۲۶ ستمبر۔ برطانی جریدہ "مانچسٹر گارڈین" لکھتا ہے کہ فرانس ایک طرف یہ کوشش کر رہا ہے۔ کہ ہسپانیہ کی خانہ جنگی میں غیر جانبداری اختیار کی جائے۔ لیکن دوسری طرف وہ مشہور مراکش نظربند لیڈر عبدالکریم کے ساتھیوں کو رہا کر کے باغیوں کے خلاف نئی مشکلات پیدا کرنے کے لئے انہیں ہسپانوی مراکش میں بھیج رہے ہیں۔ چنانچہ ان رہا شدہ لیڈران کی جماعت مراکش پہنچ گئی ہے۔ اور انہوں نے جرنیل فرینکو کو آگاہ کر دیا ہے۔ کہ وہ اپنی فوجیں مراکش سے فوراً ہٹا لے اہل مراکش نے بہت سے پہاڑوں پر قبضہ کر لیا ہے اور باغیوں کو مار مار کر

استنبول ۲۶ ستمبر۔ حکومت ترکیہ نے ایک اعلان کے ذریعہ مشن سکولوں کو بند کر دیا ہے۔ کیونکہ ان میں نصرانیت کی اشاعت کی جاتی تھی۔

قاہرہ ۲۶ ستمبر۔ حکومت مصر نے مغربی سرحد پر نگرانی کرنے والی فوج میں اضافہ کر دیا ہے۔ تاکہ فلسطینی عرب جن کے خلاف حکومت فلسطین نے بغاوت کا الزام عاید کیا ہے۔ مصر میں داخل نہ ہوسکیں۔

بوئنس آئرز ۲۶ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ سفیر ارجن ٹائن متعینہ میڈرڈ نے رپورٹ کی ہے کہ صدر جمہوریہ ہسپانیہ ازانا اور چند دیگر ممتاز ہسپانی عہدیداران نے درخواست کی ہے کہ ہمیں سفارتخانہ میں پناہ دی جائے۔

لاہور ۲۶ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ بلدیہ لاہور کے ہندو اور مسلم ارکان کا جو وفد شملہ روانہ ہوا تھا۔ وہ گورنر پنجاب اور وزیر بلدیات سے ملاقات کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تاکہ بلدیہ لاہور کو توڑ دینے کی درخواست کرے

مالیر کوٹلہ ۲۶ ستمبر۔ ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات ریاست مالیر کوٹلہ نے اعلان کیا ہے کہ تارکین ریاست میں سے جو لوگ اپنے گھروں کو واپس آجائیںگے۔ تو ان کے خلاف محض ترک وطن یا اس کے پیشرو واقعات کی وجہ سے یا ان کی ایسی تحریروں یا تقریروں کی وجہ سے جو انہوں نے ریاست حدود کے اندر یا باہر کی ہوں۔ کوئی کارروائی نہیں کی جائے گی۔

شملہ ۲۵ ستمبر۔ ہندو اخباروں نے افغانستان کی ایرانی سرحدات پر شورش کے متعلق جو بے پرکی اڑائی تھی۔ اس کی تردید ہوگئی ہے۔

بمبئی ۲۵ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ گاندھی کے سامنے یہ تجویز پیش کی گئی ہے کہ کانگرس کے ضابطہ آئین میں یہ تبدیلی کی جائے۔ کہ کانگرس کا صدر ایک سال کی بجائے تین سال تک رہے۔ گاندھی جی چاہتے ہیں۔ کہ پنڈت جواہرلال نہرو دو سال اور صدر رہیں۔ بعض حلقوں میں یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ بالکل ممکن ہے کہ پنڈت جواہرلال اس سال پھر صدر منتخب ہوجائیں۔

پیرس ۲۶ ستمبر۔ امریکہ برطانیہ اور فرانس کے مابین ایک بین الاقوامی مالی معاہدہ طے پایا ہے۔ جس کی وجہ سے ڈالر پونڈ اور فرینک کی قیمت کو متوازن کیا گیا ہے اس معاہدہ سے ہندوستانی تجارتی حلقوں میں تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

لنڈن ۲۶ ستمبر۔ امپیریل ایرویز کا طیارہ "بوڈیشیا" جو کہ اسٹیڈن اور لابورٹ کے درمیان کہیں گم ہوگیا تھا ابھی تک مفقود الخبر ہے۔

امرتسر ۲۶ ستمبر۔ گیہوں حاضر ۳ روپے نخود حاضر ۳ روپے ۳ آنے کپاس ۵ روپے ۲ آنے سے ۵ روپے ۸ آنے تک سونا دیسی ۵ ۳ روپے ۱ آنہ چاندی دیسی ۹ ۴ روپے ۶ آنے اور چاندی لکھنوی ۸ ۴ روپے ۶ آنے ہے۔

ٹریڈ مارک

تجارتی نام انجمن یا لیبل وغیرہ کی رجسٹری

اپنی فرم کا نام۔ ٹریڈ مارک لیبل انجمن کا نام اور دیگر تجارتی اشیا وغیرہ کی رجسٹری کرانے کے لئے پتہ ذیل پر تشریف لائیں یا خط وکتابت کریں اور اپنے ٹریڈ مارکوں۔ تجارتی ناموں لیبلوں وغیرہ کو نقالوں کی دستبرد سے بچائیں پہلے نام کی رجسٹری کے لئے فیس مبلغ پانچ روپے اور اسکے بعد ہر نام کے لئے دو روپے مزید رعایت ہر سال جنوری سے ۳۱ دسمبر تک تصور کی جائے

سکرٹری دی ناردرن انڈیا چیمبر آف کامرس کامرس ہاؤس ملا الارشن روڈ لاہور